غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے　　بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اختیار و شفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعت کبری
رنج
غم
الم
عصیاں
تنگی
بیماری
بلا
حزن
وباء
ذنب
قرض

تالیف
محمد اشفاق حسین نعیمی
مفتیٔ اعظم راجستھان

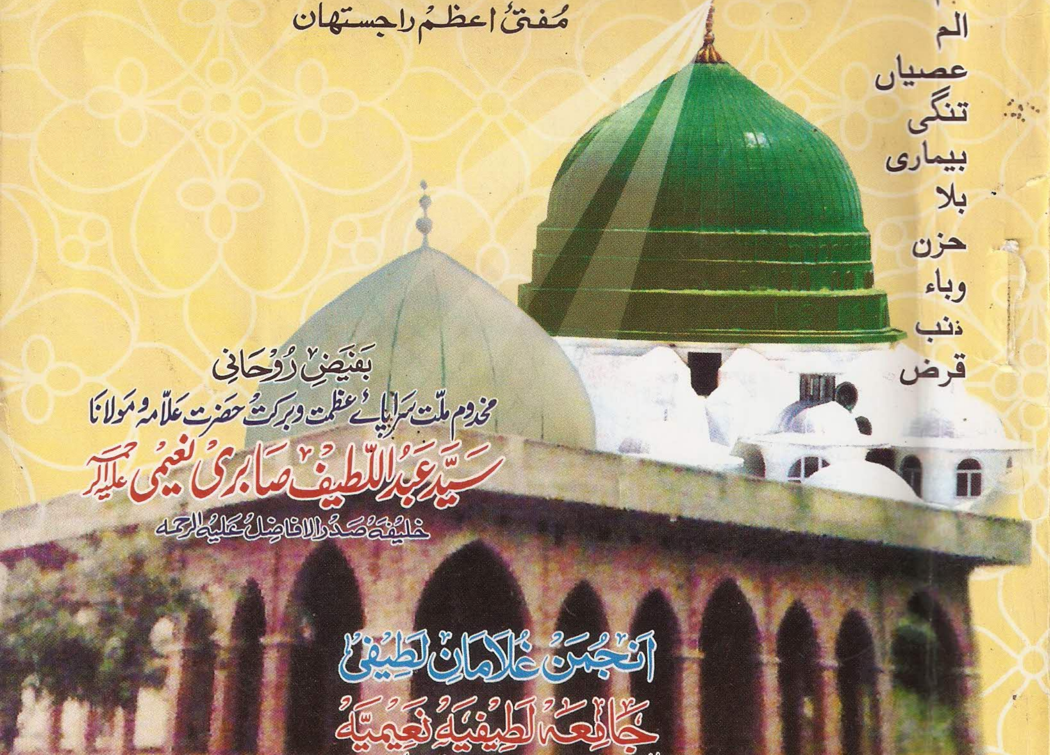

بفیضِ روحانی
مخدوم ملت سراپائے عظمت وبرکت حضرت علامہ و مولانا
سید عبداللطیف صابری نعیمی علیہ الرحمہ
خلیفہ صدرالافاضل علیہ الرحمہ

انجمن غلامانِ لطیفی
جامعہ لطیفیہ نعیمیہ
(لطیفی نگر تھانوا روڈ، سہسپور بلاری ضلع مرادآباد یوپی)
Mob: 9837252212, 9917420786

اختیارات وشفاعت نبوی ﷺ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اختیارات وشفاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مسمّٰی بہ

اعتقاد المؤمنین بآن نبینا دافع الخوف والبلاء وشفیع المذنبین

تصنیف

محمد اشفاق حسین نعیمی (مفتی اعظم راجستھان)

حسب فرمائش

منشی عبدالغفار میوہ فروش، جودھپور، محلہ میوہ فروشان

ناشر

برائے تقسیم جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انجمن غلامانِ لطیفی
جامعہ لطیفیہ نعیمیہ
لطیفی نگر ٹھاکرودوارہ روڈ، سہسپور، بلاری، ضلع مرادآباد (یوپی)

©جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : اختیاراتِ وشفاعتِ نبوی ﷺ

تصنیف : مفتی محمداشفاق حسین نعیمیؔ
شیخ الحدیث دارالعلوم اسحاقیہ، جودھ پور، راجستھان

حسب فرمائش: عالی جناب منشی عبدالغفار میوہ فروش، محلّہ میوہ فروشان، جودھ پور

طبع اول : ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷ء

تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)

صفحات : 64

قیمت : 20 /=

ناشر : فاروقیہ بک ڈپو، ۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔۶

Book Name:

Ikhtiyaraat w Shafaat-e Nabvi (صلی اللہ علیہ وسلم)

Authour: Mufti Mohammad Ashfaq Hussain Naeemi.

Pages: 56

Price:

Publisher: Farooqiya Book Depot,Matia Mahel Jama Masjid Delhi-6

اختیارات وشفاعت نبوی ﷺ

انتساب

حضور مفتی اعظم راجستھان کے محسن و مربی
اور مخدوم و محبوب اکابر علمائے کرام

☆ حضور صدر الافاضل سیدی **نعیم الدین** مرادآبادی

☆ صدر الشریعہ حضرت مولانا **محمد امجد علی** اعظمی

☆ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ **مصطفیٰ رضا قادری** بریلوی

☆ محدث اعظم ہند حضرت علامہ **سید محمد** کچھوچھوی

☆ قطب مدینہ حضرت علامہ **ضیاء الدین قادری** مہاجر مدنی

☆ سرکار کلاں حضرت علامہ **سید مختار اشرف** کچھوچھوی

☆ اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی **محمد اجمل شاہ** سنبھلی

علیہم الرحمۃ والرضوان کے نام

عقیدت کیش

محمد اطہر خاں مصباحی

مقدمة الکتاب

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کفٰی، والصلوٰۃُ علی مَنۡ اصطفٰی، وعلی آلہ المجتبٰی، وصحبہ المرتضٰی،

امـابـعـد. اِنَّ قَوۡلَ زَیۡدٍ حَقٌّ وَصَوَابٌ، وَقَوۡلُ الشاعرِ المسئولُ عنہُ مُـخَـالِفٌ لِلاحَادِیۡثِ وَالۡکِتَاب . وَسَعَی الۡمُجِیۡبُ لِجَمۡعِھَا فِی الۡجَوَابِ، فَـحَـصَـلَ لَـہٗ عَـلٰی تَتَبُّـعِـہٖ اَجۡرٌ وَثَوَابٌ . وَرَفَعَ اللّٰـہُ تعالٰی عَنۡ عُیُوۡنِ الۡمُنۡکِرِیۡنَ الۡحِجَابَ.

قَالَہٗ بِفَمِہٖ وَرَقَمَہٗ بِقَلَمِہٖ

العبد **محمد اجمل** غفرلہ اللہ عزوجل(اجمل العلماء)

المفتی فی بلدۃ سنبھل

۲۰/ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

کرم کی، رحم کی، امداد کی، ہے آس اجملؔ کو

خدا سے، مصطفٰی سے، غوث سے، احمد رضا خاں سے

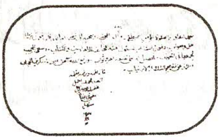

تقریظ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی مصطفاہ وعلی کل من والاہ

واتقیٰ تقواہ

نمونہ اسلاف کرام حضور مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ ہند وپاک میں صف اول کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں اپنے علمی اور ملی خدمات جلیلہ کے سبب ہر عام وخاص میں مفتی اعظم راجستھان سے مشہور ہوئے۔ گلشن برکات ورضا، نعیم واشرف کے آپ وہ گل تر ہیں جس کی مہک ہر سمت پھیلی ہوئی ہے اور ہر سرکار میں قبول و وجاہت حاصل ہے۔ کبھی اگر جماعت میں اختلاف وانتشار کی باد سموم چلی تو مفتی اعظم راجستھان نہ خود صرف اس کے جھونکوں میں پڑنے سے بچے رہے بلکہ خاص کر صوبۂ راجستھان کو اس کی لپیٹ میں آنے سے بچایا اور اسے فرو کرنے کی ہر ممکن جدو جہد میں لگے رہے۔ آپ نے تعمیری ذہن وفکر کو ہر موڑ پر قوت دی ہے سراہا ہے آگے بڑھایا ہے۔

دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور کے ساتھ ساتھ دیگر سنی اداروں کی تعمیر وترقی میں برابر کوشاں رہتے ہیں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کو اہل سنت وجماعت کا مضبوط قلعہ قرار دیا ہے نیز عملی طور پر اس کی تعمیر میں بھرپور حصہ بھی لیا ہے۔ گویا حضرت مفتی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی بہت سے کمالات کے جامع ہیں۔ آپ کے ایک فتویٰ کا میں نے بالاستیعاب مطالعہ کیا جو ایک رسالہ کی شکل میں ہے جس کا نام ''اختیارات وشفاعت نبوی ﷺ'' ہے۔

جس میں گیارہ آیات قرآنیہ اور سولہ احادیث نبویہ اور متعدد اقوال ائمہ سے اختیارات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو مبرہن فرمایا ہے اور فوائد و نکات اور ضمنی ضروری مسائل اس پر مستزاد ہیں اور جگہ جگہ بد مذہبوں کے باطل عقائد پر جو قدغن لگائی ہے وہ دلائل و براہین سے مزین ہونے کے سبب منصف مزاج کے لئے سکون کا سامان ہے تو صلح کلی فکر کے لئے تازیانہ عبرت بھی۔ خدا تعالیٰ حضرت کے سایۂ کرم کو ہم اہل سنت کے سروں پر تا دیر قائم رکھے اوران کے فیوض و برکات سے ہم سب کو بہرہ ور فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات.

شمس الھدیٰ المصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یو، پی۔۱۲ر محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ ذیل کے اشعار میں آخری مصرع صحیح ہے یا غلط؟

مصطفیٰ پچھلی کو اٹھتے تھے مدام
پاؤں پر ورم آتا تھا مدام
بارہا اس شان پر تھا کلام
حشر کے دن مجھ کو خوف نار ہے

زید مصرع اخیر کو غلط کہتا ہے عمر صحیح کہتا ہے، ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے؟۔

المستفتی
منشی عبدالغفار میوہ فروش، محلّہ میوہ فروشان جودھپور
۱۵/ربیع الآخر ۱۳۶۹ھ

جواب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ لِهِدَایَتِنَا الْاَ نْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاَنْزَلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبَ وَالْقُرْآنَ الْمُبِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ یُرْفَعُ عَلَی الْعَرْشِ فِیْ یَوْمِ الدِّیْنِ وَیَرْجُوا شَفَاعَتَهُ الْاَنْبِیَاءُ وَسَائِرُ الشَّافِعِیْنَ لِکُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْمَصَائِبِ وَالْاٰفَاتِ وَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا حَبِیْبِی اَلْیَوْمَ یَوْمُکَ وَالْحُکْمُ حُکْمُکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَیْنَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

امابعد۔ بندہ ہیچ مداں کمترین خلائق عبدالمصطفیٰ محمد اشفاق حسین حفظہ اللہ عن

کل عیب وشین عرض کرتا ہے کہ احقر العباد کے پاس عزیزم عبدالغفار میوہ فروش اشعار مسئولہ لے کر آئے اور فرمایا کہ ان اشعار کے آخری مصرع کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ فقیر نے زبانی شریعت مطہرہ کا حکم عرض کر دیا۔ فرمایا کہ ایسا جلدی کا جواب نہیں چاہتا بلکہ تحریری جواب چاہتا ہوں۔ فقیر نے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے تحریری جواب کا وعدہ کرلیا عدیم الفرصتی کی بنا پر ابتدا میں چند سطور کے جواب کا ارادہ کیا تھا لیکن جب لکھنا شروع کیا تو بزرگان دین کا ایسا فیضان ہوا کہ جواب نے ایک رسالہ کی صورت اختیار کرلی اب چوں کہ ایک رسالہ ہو گیا اس لئے مناسب مضمون رسالہ ہذا کو مدنظر رکھتے ہوئے مسمی بہ " اعتقاد المومنین بان نبینا دافع الخوف والبلاء وشفیع المذنبین " کیا۔

رسالہ ہذا کو تین فصول اور ایک تمہید پر منقسم کیا۔

فصل اول — ارشادات ربانی

فصل دوم — احادیث قدسی وارشادات حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم

فصل سوم — اقوال علمائے راسخین م (مع) چند اشعار قصیدہ غوثیہ

اب اہل علم سے گذارش ہے کہ بمصداق انظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال۔ مولف رسالہ ہذا کی بے مایہ گی پر نظر نہ کریں بلکہ کلام ومضمون کو دیکھیں کہ ماخذ قرآن واحادیث واقوال علمائے کرام ہے اور جو کتاب اپنے ذہن سے لکھے وہ بزرگان دین کا فیضان ہے۔ جس جگہ غلطی دیکھیں اصلاح کر دیں زبان طعن وتشنیع کی نہ کھولیں۔

حسبی اللہ ونعم الوکیل وعلیہ توکلت والیہ المصیر

عمر شاعر کا قول سراسر غلط ہی نہیں بلکہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان عظیم

ہے۔ پیارے آقا شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری شریف، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ا ص ۱۹۹ حدیث نمبر ۱۰۷)

جس شخص نے قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھا چاہئیے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں کرے یعنی ان چیزوں کو بیان کرے جن کی کچھ بھی اصلیت نہیں جیسے عمرو غیرہ کا قول۔ شاعر اور مصرع آخری کو حق جاننے والے پر توبہ فرض اور تجدید نکاح ضروری کہ اس نے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے اللہ ورسول۔ جل جلالہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. (سورہ توبہ، آیت: ۶۱)

جو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

جمیع مفسرین فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں منافقین وغیرہم مراد ہیں جو کہ اللہ کے محبوب کے علم شریف وفضائل میں (نعوذ باللہ) طعن کرتے اور اَن ہوئی باتوں کو بیان کرتے ہیں۔ جیسے اس زمانہ میں فرقہ باطلہ وعمرو غیرہ نے اپنی خباثت باطنی کا اظہار کیا۔ ہاں اس مصرع کو حق جاننے والے کوئی آیت یا احادیث تو اس مضمون کی پیش کرے بلکہ اپنے تمام شرکاء کو اکٹھا کرلے انشاء اللہ العزیز ثم انشاء حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز کوئی آیت یا حدیث اس مضمون کی نہیں لاسکتا۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورہ بقرہ۔ آیت: ۲۴)

تمہید

عمر نے اس مصرع کو پیش کر کے اپنی خباثت باطنی کا اظہار کیا اور آقا و مولی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فدائیوں کو تکلیف دی۔ اور پھر کس کی شان اور کس کی طرف منسوب کیا جو اللہ رب العزت کا محبوب و برگزیدہ بندہ خلق کا آقا، نائب مالک یوم الدین، جن کا حکم دنیا و آخرت میں نافذ جن کی بخشش دونوں جہان میں جاری، جن کی آمد سے فارس کی آگ ٹھنڈی پڑ گئی، جس نے مردہ دلوں کو حیات ابدی بخشی۔ جس کے درِ دولت سے گنہگاروں کو نجات و بخشش کا پروانہ ملتا ہے۔ جن کی طرف شاہ و گدا کی نگاہیں اٹھی ہوئی ہیں۔ جو دلوں کے چین، مصیبت زدوں کے غم خوار، بیکسوں کے حامی و مدد گار، جس کے وجود پر نور نے دنیا میں عذاب الٰہی کو آنے سے روک لیا۔

جس کی طرف جمیع اہل محشر کی نگاہیں اٹھی ہوں گی، جن کے قبضہ میں قیامت کے دن عزت اور کنجیاں ہوں گی، بلکہ جن کے سچے فدائیوں کے ہاتھ میں جنت و دوزخ کی کنجیاں ہوں گی۔ جو اس میدان قیامت میں بے خوف و خطر ہو کر اپنے نام لیواؤں کو میدان حشر کی سختیوں سے نجات دیں گے، جو گرتوں کو سنبھالیں گے، جو ناامیدی کے وقت ڈھارس بندھائیں گے، جن کے دست مبارک میں لواء الحمد اور سر انور پر شفاعت کا سہرا ہوگا، جن کو میدان قیامت کا دولھا بنایا جائے گا، جن کے انبیائے جلیل تا حضرت خلیل نیاز مند ہوں گے، جو عرش الٰہی پر جلوس فرمائیں گے، جن سے ان کا پروردگار امت کے بارے میں مشورہ فرمائے گا۔ جن کی زبان پر "اَنَا لَهَا وَ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ، رَبِّ سَلِّمْ" ہوگا۔ جو گنہگاروں کے لئے رؤف

ورحیم، جن کو امت کا دشواری میں ہونا ناگوار، بلکہ جن کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے حشر قائم کیا جائے گا۔ جن کی ثناء کا خطبہ میدان قیامت میں ہر موافق ومخالف پڑھے گا۔ جن کے لئے میدان قیامت کا دن دنیا ومافیہا سے بہتر۔

جس نے اپنی پیاری صاحبزادی کا فاطمہ نام اس لئے رکھا ہے کہ نار سے اپنے غلاموں کو بچائے گی۔ جن کے سچے فدائی فاروق اعظم دوزخ میں امت کو گرنے سے روک رہے ہیں، جن کے غلاموں کا جس وقت پل صراط پر گزر ہوگا دوزخ پکارے گی یا اللہ ان کو جلدی اتار میں سرد ہوئی جاتی ہوں۔ جن کے غلاموں کا فرشتے استقبال کریں گے اور ان کی شان وشوکت کو دیکھ کر غبطہ کریں گے۔ اور وہ غلامان مصطفٰے میدان محشر سے بے خوف وخطر گزر جائیں گے، جن کی لخت جگر کی آمد کے وقت جمیع اہل محشر کو آنکھیں بند کرنے کا حکم ہوگا اور شہزادی کے جلو میں حوریں ہوں گی آن واحد میں میدان قیامت سے گزر جائیں گی، جن کے غلاموں کے لئے میدان محشر کا دن ایک وقت کی صلوٰۃ مکتوبہ سے ہلکا کر دیا جائے گا، جن کے ۴ ارب ۹۰ کروڑ غلام بلا حساب وکتاب جنت میں جائیں گے، جن کے لاڈلے بیٹے ہمارے غوث اگر اپنا پرتو دوزخ پر ڈال دیں تو دوزخ کو ٹھنڈا کر دیں، جن کے دیدار سے مشرف ہونے والے کی زیارت کرنا عذاب نار سے نجات کا سبب، جو ادنی سی خدمت پر خدام کو جنت الفردوس عطا فرماتے ہیں۔ جو دنیا میں تشریف فرما ہو کر جنت لٹا رہے ہیں۔ جن کو عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ جو غلاموں کو ستھرا کر کے حقائق کے علوم بخشتے ہیں۔

جو دنیا وآخرت میں سیاہ سفید کے مالک۔ جن کے قبضہ میں قدرت نے نفع وضرر کی کنجیاں دیں، جن کی غلامی میں جنت الفردوس ونافرمانی میں دوزخ ملتی ہے۔ جن کی رضا کا حکم قرآن کریم نے دیا، بلکہ جن کی رضا رب العزت چاہتا ہے اور جو اپنے رب العزت کی عطا سے

فرماتے ہیں میں بھی نہیں راضی ہوں گا جب تک ہر ایک غلام جنت میں نہ پہنچ جائے گا، جن کو جن کا رب غمگین نہیں دیکھنا چاہتا جن کے سچے فدائیوں کے لئے رضا کا وعدہ کیا گیا ہے۔

وہ کون ہیں؟ وہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو شاعر نے چنیں و چناں کہا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ ان کا کھائیں۔ انہی سے دشمنی رکھیں۔

فائدہ:

مصرع اخیر کو حق جاننے سے صدہا آیات واحادیث کا انکار لازم آتا ہے۔ اجمالی طریقہ سے جواب تحریر کیا اب ہر ایک کی تفصیل مع حوالہ کے یعنی جن کتب سے مضمون بالا اخذ کیا ہے۔ سنئے۔

فصل اول در اشادات ربانی جل جلالہ

آیت نمبر ۱:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی. (سورہ ضحیٰ، آیت: ۴)

اے محبوب تمہارے لئے یوم آخرت دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

خلاصہ:

دنیا میں بہت سے تمہاری شان محبوبیت کا انکار کرتے ہیں لیکن میدان قیامت میں ہر موافق ومخالف پر روشن ہو جائے گا۔ یہ سارے کا سارا کارخانہ تمہارے لئے بنا ہے۔ اور ہر شخص کی لو تمہاری طرف لگی ہوگی اور ہم بھی اس کی ہی بخشش کریں گے جس کی تم کہو گے۔

آیت نمبر ۲:

عَسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً. (سورہ اسراء، آیت: ۷۹)

عنقریب تمہارا رب تم کو مقام محمود پر متمکن فرمائے گا۔

حضرت سیدی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اقعدہ علی العرش۔ مقام محمود سے مراد عرش ہے رب العزت اپنے پیارے کو عرش پر بٹھائے گا۔

حضرت سیدی عبداللہ بن سلام آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یقعدہ علی الکرسی'' مقام محمود سے مراد کرسی ہے پروردگار اپنے محبوب کو کرسی پر بٹھائے گا۔ ان دونوں قولوں کی تطبیق یوں ہے کہ رب العزت عرش اعظم پر نور کی کرسی بچھائے گا۔ اس پر اپنے محبوب کو بٹھائے گا۔ عرش بمعنی تخت ہے اور مقرب کے لئے تخت پر کرسی رکھی جاتی ہے۔ آیت کریمہ کا ترجمہ ہوا کہ اے محبوب تمہاری شان اس قدر بلند و بالا ہے کہ تم کو تمہارا رب عرش اعظم پر نور کی کرسی پر بٹھائے گا۔

یہی مقام شفاعت ہے یہاں پر ہی اللہ کے پیارے جلوہ فرما ہو کرامت کی شفاعت اور کارکنان یوم محشر کے لئے حکم نافذ کریں گے یہی وہ مقام ہے جس کے مکیں کو دیکھ کر اہل محشر غبطہ کریں گے۔ اس کو مقام محمود اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے مکیں کی اولین و آخرین تعریف کریں گے۔

عمر آنکھیں کھول کر دیکھے کہ جس دن کے لئے تو نے ان کی طرف خوف نار کی نسبت کی ہے اس دن ان کا اعزاز کیا جائے گا۔ چشم کھول کر پڑھ اور پھر صدق دل سے اپنی بیہودہ گوئی سے توبہ کر۔ الامان۔

آیت نمبر ۳:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى. (سورہ ضحیٰ، آیت: ۵)

اے محبوب تم کو تمہارا رب اس قدر دے گا کہ راضی کردے گا۔

حضور فرماتے ہیں: " اذا ارضى قطرُ واحد من امتي في النار " (تفسیر مدارک شریف) جب تیرا اتنا فضل وکرم ہے تو میں بھی نہیں راضی ہوں گا جب تک میرا ایک ایک نام لیوا (غلام) جنت میں نہ پہنچ جائے گا۔ حضرت سیدی عبداللہ بن عباس آیت کریمہ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں۔ هى الشفاعة فى امته حتى يرضى (تفسیر خازن شریف) آیت کریمہ میں امت کے لئے شفاعت کرنا مراد ہے یہاں تک کہ حضور راضی ہوجائیں گے یعنی پوری امت کو داخل جنت کرلیں گے فقیر غفرلہ القدیر عرض کرتا ہے کہ آیت کریمہ میں شان محبوبیت کا اظہار کیا ہے اور دشمنان محبوب کو آگاہ کیا ہے تم ہمارے محبوب کی عظمت وشان محبوبیت سے انکار کرتے ہو۔

ہمارے محبوب کی تو وہ بالا شان ہے کہ باوجود یہ کہ ہم ان کے خالق ومالک ہیں لیکن ہم ان کی خوشنودی چاہتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خدا چاہتا رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے عرض کیا کہ اے مولیٰ کلیم ومحبوب میں کیا فرق ہے؟

قال الكليمُ يعمل برضا مولاه والحبيبُ يعمل مولاه برضاه والكليمُ يحب الله والحبيبُ يحبّه اللهُ، الكليمُ ياتى الى طورسيناء ثم يناجى والحبيبُ ينام على فِراشِهٖ فياتى

به جبریلُ فی طرفةِ عینٍ الی مکانٍ لم یبلغ احد من المخلوقِیْنَ(نزھة المجالس)

رب العزت نے فرمایا کلیم مولی کی رضا چاہتا ہے اور حبیب وہ ہے کہ مولی اس کی خوشنودی چاہتا ہے، کلیم اللہ تعالی کو دوست رکھتا ہے، حبیب وہ ہے کہ اللہ تعالی اس کو دوست رکھتا ہے، کلیم کوہ طور پر کلام سے مشرف ہوئے، حبیب آرام فرمار ہے تھے کہ جبریل امین آتے اور پلک جھپکنے کی مقدار میں لامکان تک لے گئے۔

آیت نمبر ۴:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعٰلَمِیْنَ. (سورہ انبیاء، آیت: ۱۰۷)

اے پیارے اے رحمت عالم! ہم نے تم کو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

عالم ماسویٰ اللہ تعالی کو کہتے ہیں، اور حضور تو عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے عمر کہتا ہے کہ ان کو خوف نار ہے پھر یہ کیسی متضاد چیز ہے کہ حضور تو میدان قیامت ونار کے لئے رحمت ہیں اور وہاں ان کو خوف نار ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ.

اعتراض:

اگر تو کہے کہ نار کے لئے حضور رحمت کیسے ہیں؟

جواب:

نار کے لئے حضور رحمت اس لئے ہیں کہ کسی مسلمان کو نار میں نہ چھوڑیں گے شاعر وعمر کی خباثت باطنی کا منظر ہے کہ انہوں نے اللہ ورسول جل جلالہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان رکھا۔

اذا لم تستحی فاصنع ماشئت

بے حیا باش وہر چہ خواہی کن

آیت نمبر ۵:

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ. (سورہ توبہ، آیت:۱۲۸)

تمہارے پاس رسول تشریف لائے جو کہ تمہیں میں سے ہیں جن کی شان یہ ہے کہ تمہارا مشکل میں پڑنا ان کو ناگوار ہے تمہارے لئے حریص ہیں۔ مسلمانوں کے لئے وہ بہت زیادہ مہربان اور رحمت کرنے والے ہیں۔

فائدہ:

آیت کریمہ میں محبوب کو اپنے اسماء میں سے تین نام مرحمت فرمائے رؤف، رحیم، عزیز، یہ تین نام ہی کیوں مرحمت فرمائے؟ اس لئے کہ آیت میں امت پر محبوب کی شفقت بیان فرمایا گیا ہے، اور امت کو تین عالم سے تعلق ہے ایک عالم دنیا دوسرا عالم برزخ تیسرا عالم آخرت مطلب یہ ہے کہ ہمارے محبوب تمہارے اوپر تینوں عالم میں رحمت فرمائیں گے اور عالم برزخ جس میں کوئی بھی تمہارا پرسان حال نہ ہوگا وہاں پر اپنے دیدار سے تم کو مشرف کرتے ہیں۔ سبحان اللہ اور سب خوبیاں وتعریف اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے محبوب کو ہمارا محافظ بنایا۔ یہ نعمت عظمیٰ ودولت بے بہا صرف اہل سنت وجماعت کے لئے ہے جو کہ ما انا علیہ و اصحابی کے دین پاک پر ہیں جس کا ترجمہ اس وقت کے عرف میں اہلسنۃ والجماعۃ ہے آپ کے شیدائی کی نظر جس وقت قبر میں آقا کے چہرۂ انور پر جاتی ہے پروانہ کی طرح اس شمع عالم پر قربان ہو جاتا ہے۔ اور فوراً تعظیم کے لئے کھڑا ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے لگتا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا دافع البلا والوبا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

مرتدین وکفار دنیا میں بھی ان کو چنیں وچناں کہتے ہیں اور قبر میں بھی کہیں گے۔ ھاہ ھاہ لا ادری جس وقت مرتد یہ کہے گا اسی وقت ناری گرز رسید کیا جائے گا پھر ہمیشہ اسی طرح ان پر عذاب ہوتا رہے گا اس وقت دل میں یہ کہے گا اے کاش کہ میں تاجدار مدنی کو اپنا آقا و مولیٰ سمجھتا اور ان کی تعظیم کرتا مگر اس وقت حسرت کرنے سے کیا ہوتا ہے۔

اے شاعر و عمر دیکھ حجت قائم کرکے اس طرح سے اہل سنت ضربِ قاہر کا مزہ چکھاتے ہیں۔

آیت نمبر ۶:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. (سورہ شرح، آیت: ۴)

اے پیارے ہم نے خالص تمہارے ذکر پاک کو بلند کیا۔

کتنا بلند کیا۔ بلند کرنے والا و ذکر کرنے والے جانیں ہم تو اتنا عرض کرسکتے ہیں کہ جہاں رب العزت کا ذکر پاک وہاں محبوب کا ذکر۔ رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے: ”اذا ذکرت ذکرت معی“ جہاں پر میرا ذکر کیا جاتا ہے وہاں پر اے محبوب تمہارا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدی حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وشق لہ من اسمہ لِیُجِلَّہٗ فذو العرش محمود وھذا محمد (ﷺ)

سوتے وقت ذبح کے وقت محبوب کا ذکر اس وجہ سے نہیں ہے کہ اس جگہ شان قہر معلوم ہوتی ہے اور محبوب سراپا رحمت ہیں۔

آیت نمبر ۷:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ. (سورہ انفال، آیت: ۳۳)

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک اے محبوب ان میں تشریف فرما ہو۔

جس جگہ رحمت ہوتی ہے عذاب کیسا! حضور سراپا رحمت ہیں پھر عذاب کیوں کر نازل ہو! جب حضور کی رحمت نے دنیا میں عذاب الٰہی کو آنے سے روک دیا تو کیا میدان قیامت میں اپنے فدائیوں کو عذاب الٰہی سے نجات نہ دلوائیں گے انشاء اللہ العزیز ضرور دلوائیں گے۔ اور ایسی نجات دلوائیں گے کہ آپ کے صدقہ سے مسلمانوں کے لئے پچاس ہزار برس کا دن ایک وقت کی صلوٰۃ مکتوبہ سے زیادہ ہلکا کر دیا جائے گا۔

بیہقی شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال سئل رسول الله صلی اللّٰهُ علیه وسلم عن یومٍ کان مقدارُہ خمسینَ الفَ سنةٍ ماطولُ ھذا الیوم فقال والذی نفسی بیده انه لِیخفف علی المومن حتی یکونَ اھون علیه الصلوة المکتوبة یصلیهافی الدنیا (مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۹)

راوی کہتے ہیں کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم قیامت کے متعلق جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے عرض کیا گیا کہ حضور اس قدر بڑا دن ہو گا سرکار اعظم مختار کل صلی اللہ علیہ سلم نے اپنی زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرمایا کہ قسم اس ذات کی

جس کے قبضہ میں میری جان ہے مومن کے لئے ایک وقت کی صلوۃ مکتوبہ سے زیادہ ہلکا کردیا جائے گا۔ اے میرے پیارے آقا یہ آپ کی ذات کا صدقہ ہے۔

نکتہ:

صحابہ کرام کا تعجب کے ساتھ سرکار سے عرض کرنا ضرور معنی خیز ہے، غالباً اس میں یہ بھید ہوگا کہ گو وہ پچاس ہزار برس کا دن ہے مگر ہم ایسی ہستی کے غلام ہیں جس کی جود وعطا سے دونوں عالم بہرہ مند ہیں لہٰذا معلوم کرلیا جائے کہ فدائیوں کے لئے کچھ تخفیف کردی جائے گی اس پر محبوب خدا نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہاں اے میرے فدائیو! میرے صدقہ وطفیل میں میرے غلاموں کے لئے ایک وقت کی صلوۃ مکتوبہ سے زیادہ ہلکا کردیا جائے گا۔

فائدہ اولیٰ:

آپ کے صدقہ سے تو امت کے لئے پچاس ہزار برس کا دن ایک وقت کی صلوٰۃ مکتوبہ سے ہلکا کردیا جائے گا۔ اور آپ کو وہاں کا خوف! الامان۔

فائدہ ثانیہ:

آیت کریمہ سے حضور کا دافع البلاء ہونا ثابت ہوا۔ عذاب سے بڑھ کر کون سی بلا ہوگی جب حضور اسی کو دفع فرمارہے ہیں تو کیا دنیوی مصائب وآفات کو دفع نہیں فرماسکتے ضرور دفع فرمارہے ہیں۔

آیت ۸:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۔ (سورہ نساء، آیت: ۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے دربار میں آئیں پھر اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور معافی مانگیں ان کے لئے رسول تو بے شک اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

خلاصہ:

قرآن کریم خود گنہگاروں کو اپنے محبوب کے دربار میں بلا رہا ہے۔ اور کریموں کی شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر خالی واپس کر دیں۔ کیا خوب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

فائدہ:

دیکھئے شاعر صاحب اللہ تعالیٰ کے محبوب کی یہ شان ہے جس کے لئے تم نے چنیں وچناں کہا قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ محبوب کے کاشانہ اقدس پر آکر اپنے گناہوں کی معافی مانگو تم کو وہاں سے پاک وصاف کر کے بھیجا جائے گا۔

سبحان اللہ! کیسی بشارت عظمیٰ دی گئی ہے۔ اے رب العزت اپنے محبوب کے صدقہ و وسیلہ سے کاتب رسالہ ہذا اور اس کے والدین واساتذہ، و دوست، احباب وسائل وکل اہل سنت وجماعت کے جمیع گناہوں کی مغفرت کردے۔ آمین ثم آمین۔

اور اپنے محبوب کے دربار کی حاضری نصیب فرما۔ آمین ثم آمین ۔ محبوب بھی وہ محبوب جو اپنے غلاموں کو ستھرا و پاک کر کے حقائق کے علوم بخشتے ہیں۔

رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے:

آیت ۹:

هُوَالَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ○ (سورہ جمعہ، آیت: ۲/۴)

اللہ ہے جس نے بھیجا اَن پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر آیات الٰہی پڑھتا ہے اور انہیں پاک وصاف کرتا ہے اور انہیں کتاب وحقائق کا علم بخشتا ہے اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ نیز پاک کردے گا اور علم عطا فرمائے گا ان کی جنس کے اور لوگوں کو جو اب تک ان سے نہیں ملے اور وہ ہی غالب حکمت والا ہے یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے، اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔

الحمد للہ والمنۃ! آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہمارے آقا گناہوں سے پاک وستھرا کر کے کتاب وحقائق کے علوم بخشتے ہیں اور پھر یہ خصوصیت صحابہ کے لئے خاص نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے بشارت عظمیٰ ہے یعنی جو صحابہ کے بعد قیامت تک آئیں گے ان کو بھی پاک کر کے علوم عطا فرماتے ہیں۔

صاحب تفسیر بیضاوی شریف آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هُمُ الَّذِیْنَ جَآؤُا بَعْدَ الصَّحَابَةِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

دوسرے وہ ہیں جو قیامت تک صحابہ کے بعد آئیں گے۔

آقا کا یہ کرم صرف اہل سنت وجماعت کے لئے مخصوص ہے جن کا کہ ان چیزوں پر ایمان ہے اب رہے فرقہ باطلہ والے ان کے حصہ میں یہ نعمت عظمٰی نہیں ہے نہ ان کا اس پر ایمان ہے اور نہ وہ اس کے اہل ان کا طاغی تو لکھ گیا ہے۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں زید وعمر تو اِس کا اُس کا مالک، لیکن اللہ کے پیارے جن کے صدقہ میں یہ دنیا بلکہ عالم وجود میں آیا کسی چیز کے مالک نہیں، الامان!

مسلمانو! کیا اس طاغی سرکش نے ایسی خبیث عبارت لکھ کر آقا کے سچے فدائیوں کے دلوں کو چھلنی نہ کردیا ضرور کردیا۔ اس کا پتہ تو کل میدان قیامت میں ہوگا۔ جب کہ اس کی ٹاٹ پر ناری گرز پڑیں گے۔

خداوند کریم فرماتا ہے:

وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ. (سورہ توبہ، آیت: ۷۴)

نہیں برا لگا منافقین کو مگر یہ کہ اللہ ورسول نے اپنے فضل سے غنی کردیا۔

قرآن کریم صاف فرمارہا ہے کہ اللہ ورسول نے غنی کردیا غنی کون کرتا ہے جس کے پاس دولت ہوتی ہے یا جو کسی چیز کا بھی مالک نہیں ہوتا! نیز آیت کریمہ سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ کے پیارے کا ہاتھ خداوندی خزانہ پر ہے جس کو چاہیں غنی کریں۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ حبیب خدا کے غنی کرنے سے حسد کون کرتا ہے۔ اس زمانہ میں منافقین تھے اس زمانہ میں یہ ڈبل منافقین ہیں بلکہ ابوالمنافقین ہیں۔ اب اس طاغی یا اس کے دم چھلوں سے معلوم کرو کہ قرآنی فیصلہ تو یہ ہے کہ اللہ کے پیارے غنی کرتے ہیں تو یہ نیا

ملعونی حکم کہاں سے لایا جس نے ہمارے دلوں کو چھلنی کردیا۔اے اللہ کے پیارے ہمیں دنیا وآخرت میں غنی فرما۔کیا خوب اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادئے ہیں دُر بے بہا دئے ہیں

آیت ۱۰:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ.(سورہ یونس. آیت:۶۲)

ترکیب نحوی:

اَلَآ: حرف تنبیہ ہوشیار خبردار کرنے کے لئے لاتے ہیں آیت کریمہ میں ان کو خبردار کیا ہے جو اولیاء کرام کی عظمت وشان رفعت کا انکار کرتے ہیں۔

اِنَّ: حرف تحقیق یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، تاکیدی موقع پر لاتے ہیں تاکہ مشکوک سامع کے تمام شکوک وشبہات وخدشات مٹ جائیں اور اگر پھر بھی نہیں مانے تو ناری کوڑا اس کے لئے تیار ہے۔

اَوْلِیَاء: جمع ولی اس کی اصلیت ولاء ہے، ولاء کے معنی قرب ونصرت کے ہیں مطلب یہ ہے کہ ولی اللہ کا مقرب بندہ اور اس کے دین کا مددگار ہے۔ ولی کا معنی مالک، صدیق، متصرف، ناصر، مقرب، بندہ خاص ہر معنی سے ہمارا مطلب حاصل ہے۔

اللّٰه: اسم ذات معبود برحق۔اصطلاح میں یہ علم ہے ایسی ذات کا جو واجب الوجود اور جمیع صفات حمیدہ کا جامع اور عیوب ونقائص سے منزہ نیز اس اسم ذات کا اطلاق سوائے معبود برحق کے دوسرے پر جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ کفار مکہ جن کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تھی

انہوں نے بھی اپنے جھوٹے معبودوں پر اس کا اطلاق نہیں کیا۔

ایک ضروری مسئلہ:

جس طرح اللہ کا اطلاق غیر خدا پر نہیں ہوسکتا اسی طرح رحمٰن کا بھی۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جس آدمی کا نام عبدالرحمٰن ہے اس کو رحمٰن سے مخاطب کرتے ہیں اس کا خیال رکھنا ضروری رحمٰن کا اطلاق غیر خدا پر جائز نہیں جس جس کو یہ مسئلہ معلوم ہو تو اس کے اوپر فرض ہے کہ دوسرے کو جب ایسی غلطی میں دیکھے اس کو منع کردے۔

لا: حرف نفی، خوف بمعنی ڈر علی حرف جار بمعنی اوپر ھُم ضمیر جمع مذکر غائب اولیاء کی طرف لوٹتی ہے۔ یحزنون مضارع مادہ حزن بمعنی اندوہ غم ضمیر اولیاء کی طرف لوٹتی ہے۔

لاحرف تنبیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اولیاء مضاف اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم اِنَّ، اس میں اضافت تعظیمی ہے، (کبیت اللّٰہ) لاخوف علیھم ولاھم یحزنون، خبر اِنَّ، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ تنبیہیہ ہوا۔

اعتراض:

اگر معترض کہے کہ جملہ خبر یہ وہ ہوتا ہے کہ جس کی خبر میں صدق وکذب دونوں پائے جاتے ہیں؟

جواب:

خبر کا دارومدار مخبر پر ہوتا ہے جیسا مخبر ہوتا ہے اس کا ویسا ہی حکم ہے نیز یہ تعریف خبر صرف اہل الدنیا کے لئے ہے نہ کہ معاذ اللہ رب العزت واہل اللہ کے لئے۔

وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا. (سورہ نساء. آیت:۸۷)

نحویوں نے اس کی صاف تصریح کی ہے جس کو شک ہو دیکھ لے اس میں شک نہ کرے گا مگر بندۂ شیطان۔ مسلمان کا تو کبھی اس طرف وہم بھی نہیں جا سکتا۔

آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ کیجئے۔ کہ صحابہ کرام بلکہ خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ومفسرین عظام کیا فرماتے ہیں۔

حضرت سعید بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اولیائے کرام کے متعلق معلوم کیا کہ حضور وہ کون لوگ ہیں؟۔

ارشاد فرمایا۔ "ھُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُاَوْ ذُکِرَ اللّٰہَ" اولیا وہ ہیں جنہیں دیکھ کر خدائے پاک یاد آجائے۔ حضرت حبر الامہ امام المفسرین سیدی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "فی ھذہِ الآیۃِ ھُمُ الَّذِیْنَ یُذْکَرُ اللّٰہُ لِرُؤْیَتِھِمْ" (تفسیر خازن شریف ج ۲، ص ۳۲۴) آیت کریمہ میں وہ لوگ مراد ہیں کہ جن کے دیکھنے سے خدا کا ذکر ہوتا ہے یعنی خدا یاد آتا ہے۔

حضرت ابن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "ولی وہ ہے کہ ایمان کے ساتھ ساتھ تقوی بھی حاصل کرتا ہو۔" (تفسیر خازن شریف)

حضرت سیدی علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی حنفی تفسیر مدارک شریف میں آیت کریمہ کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں۔

(اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ ھُمُ الَّذِیْنَ یتولُوْنَہٗ بِالطَّاعَۃِ وَیتولاھُمْ بِالْکَرَامَۃِ (لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ) اِذَا خَافَ النَّاسُ (وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ) اِذَا حَزِنَ النَّاسُ (تفسیر مدارک حاشیہ تفسیر خازن ج ۲ ص ۳۲۲)

اولیاء اللہ سے وہ شخص مراد ہیں جو اپنا وقت خدا کی اطاعت و بندگی میں گزارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل وکرم سے کرامت سے مشرف فرماتا ہے۔اور جب آدمی خوف ورنج میں ہوں گے ان کے اوپر نہ خوف ہوگا اور نہ غمگین کیئے جائیں گے۔

فائدہ:

یہ مسلمہ فیصلہ ہے کہ ولی کا مرتبہ انبیاء کرام سے کم بلکہ ولی ولی اس وقت بنتا ہے جب کہ وہ انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء صلی اللہ علیہم وسلم کی غلامی اور اپنے آپ کو حضور پرنور کا مملوک جانتا ہو۔اب نتیجہ یہ نکلا کہ جس کے غلاموں کی یہ شان ہوگی کہ میدان قیامت کی گھبراہٹ کا ان کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوگا اور بلاخوف وغم کے اس دن ہوں گے۔ نیز ان کی شان پاک ایسی ہے کہ ان کے دیدار سے مشرف ہونا امر خیر میں شامل بلکہ ان کی دید سے ذکر خدا یاد آتا ہے۔ پھر آقا کی طرف یہ نسبت کرنا کہ ان کو خوف نا رہوگا جیسا کہ شاعر کی تحریر سے معلوم ہوا یہ سراسر غلط نہیں تو اور کیا ہے؟!!۔

بلکہ اس کے اندر تنقیص پائی جاتی ہے اور انبیاء کرام کی تنقیص کرنا کفر ہے نیز جس کے غلاموں کی دید سے خدا یاد ہوتا ہے پھر آقا کے مرتبہ کو کون پہچان سکتا ہے۔ جیسا کہ خود ہی ارشاد فرمایا ہے اور مخاطب بھی کس کو کیا جو روز میثاق سے حضور کے ساتھ اور اب بھی بلکہ ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ۔ اے میرے فدائی صدیق جیسا کہ میں ہوں ٹھیک سوائے میرے خالق ومالک کے دوسرے نے نہ پہچانا۔ ہاں عرض یہ کررہا تھا کہ جس کے غلاموں کی دید سے خدا یاد ہو تو آقا کے دیدار سے مشرف ہونے والے کو جلوہ خداوندی نظر کیوں نہ آئے۔

جیسا کہ خود آقا نے فرمایا ہے: مَنْ رَأٰنِیْ فَقَدْ رَاءَ الْحَقَّ۔ اگر میرے غلاموں کے دیدار سے خدا یاد ہوتا ہے تو جس نے مجھ کو دیکھا اس نے حق دیکھا۔ اسی ضمن میں چند احادیث بھی جو موقع ومحل کے بہت مناسب ہیں عرض کرتا ہوں۔ سیدی غیظ المنافقین والمرتدین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءٍ وَلَا شُھَدَاءٍ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اَنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاَنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَایَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاءَ ھٰذِہِ الْآیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ بندے ایسے ہیں کہ نہ تو وہ نبی ہیں اور نہ شہید لیکن انبیائے کرام وشہدائے عظام ان کے مراتب کو دیکھ کر غبطہ کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ سرکار ہم کو ان کے حال سے خبردار فرمائیے ارشاد فرمایا کہ وہ محض لوجہ اللہ محبت کرتے ہیں مال یا رشتہ کی وجہ سے محبت نہیں کرتے ہیں۔

خدا کی قسم ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نورانی مکان میں قیام کریں گے اور جب اہل محشر خوفزدہ وغمگین ہوں گے ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم۔ اس کے بعد سرکار اعظم نے اس آیت کریمہ کو تلاوت فرمایا، "اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ."

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اللّٰہ تبارک وتعالٰی یوم الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِی اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔

حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ رب تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کہاں ہیں اللہ ورسول۔ جل جلالہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے؟ قسم ہے مجھ کو اپنے جلال کی کہ آج کے دن ان پر سایہ کروں گا یہ وہ دن ہے سوائے میرے سایہ کے اور کہیں سایہ نہیں ہے۔ (یہاں عرش اعظم ولواء الحمد کا سایہ مراد ہے)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی:

قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِی صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءٍ وَلَا شُھَدَاءٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ بِقُرْبِھِمْ وَمَقْعَدِھِمْ مِنَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ . قال وَفِیْ نَاحِیَۃِ الْقَوْمِ اَعْرَابِیٌّ فَجِئْنَا عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَرَمٰی بِیَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ حَدِّثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنْھُمْ مَنْ ھُمْ قَالَ فَرَأَیْتُ فِیْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْبُشْرَ فَقَالَ ھُمْ عِبَادٌ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَمِنْ بُلْدَانٍ شَتّٰی وَقَبَائِلَ شَتّٰی لَمْ یَکُنْ بَیْنَھُمْ اَرْحَامٌ یَتَوَاصِلُوْنَ بِھَا وَلَا دِیْنَارٌ یَتَبَاذَلُوْنَ یَتَحَابُّوْنَ بِرُوْحِ اللّٰہِ یَجْعَلُ اللّٰہُ وُجُوْھَھُمْ نُوْرًا وَیَجْعَلُ لَھُمْ مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ قُدَّامَ الرَّحْمٰنِ یَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا یَفْزَعُوْنَ وَیَخَافُ النَّاسُ وَلَا یَخَافُوْنَ . (تفسیر خازن شریف. ج ۲. ص ۳۲۲)

راوی کہتے ہیں میں دربار رسالت جہاں پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ نہ تو وہ نبی ہیں اور نہ شہید لیکن انبیاء

کرام، شہداء عظام ان کے مراتب عالیہ وقربت من اللہ کو دیکھ کر غبطہ کریں گے راوی کہتے ہیں کہ مجلس پاک کے ایک طرف گاؤں کے ایک صحابی بیٹھے تھے انہوں نے سرکار اعظم کی زبان مبارک سے اولیاء کرام کے اعلیٰ مراتب سن کر خوشی میں اوپر گھٹنوں کے مٹی ڈالی اور پھر مٹی کو پھینک کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیان فرمائے کہ ایسی پاکیزہ صفات والے کون لوگ ہیں راوی کہتے ہیں کہ میں نے آقائے نامدار کے چہرۂ مبارک میں بشاشت دیکھی (مسرت اس وجہ سے ہوئی کہ رب العزت کا شکر ہے کہ ہمارے صدقہ سے ہمارے غلاموں کو ایسا عالی مرتبہ ملا) اور فرمایا کہ وہ خاصان خدا ہیں مختلف شہروں مختلف قبائل کے ان کے درمیان میں کوئی دنیوی رشتہ نہیں ہے اور نہ ان کے پاس دنیوی مال ہے کہ خرچ کریں لوجہ اللہ محبت کرتے ہیں روز محشر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نورانی کرے گا اور آبدار موتی کے منبر پر اپنے سامنے بٹھائے گا۔ آدمی پریشان وغمگین ہوں گے۔ وہ پریشان وغمگین نہیں ہوں گے آدمی خوفزدہ ہوں گے۔ وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے۔

غبطہ وحسد کی تعریف

غبطہ:

(رشک) وہ ہے کہ غابط ہمیشہ مغبوط جیسا ہونے کی تمنا کرتا ہے یہ اچھی چیز ہے۔

رشک پر ہے کل ترقی کا مدار گر رشک نہیں اس میں انسان ہے حمار

حسد:

(جلن) وہ ہے کہ حاسد ہمیشہ محسود کی نعمت کا زوال چاہتا ہے یہ بری چیز ہے۔

گرتا ہے حاسد ہمیشہ سرنگوں رتبۂ محسود ہوتا ہے فزوں

فائدہ:

احادیث میں انبیائے کرام کی طرف غبطہ کرنے کی نسبت آئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں، مراتب عالیہ سے اولیائے کرام کا مرتبہ زیادہ ہے کہاں انبیائے کرام کے مراتب عالیہ اور کہاں اولیائے کرام جو کہ درحقیقت انبیائے کے خدام ہیں بلکہ انبیاء کرام کا غبطہ کرنا شکرگذاری کی حیثیت سے ہوگا کہ رب العزت کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے صدقہ وطفیل سے ہمارے امتیوں کو ایسی بزرگی عطا فرمائی ہے۔

حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو اولیائے کرام کو جو کچھ قربۃ من اللہ حاصل ہے یہ سب انبیائے عظام ہی کا صدقہ وطفیل ہے۔ فافھم.

فائدہ ثانیہ:

عمرو شاعر چشم کھول کر دیکھیں کہ جس کے غلاموں کی یہ شان ہوگی کہ روزِ محشر نہ ان کو غم ہوگا اور نہ خوف اور وہ غلامانِ مصطفیٰ میدان قیامت میں خراماں خراماں میدان قیامت کو عبور کر کے رب العزت کی حضوری میں حاضر ہوں گے۔ رب العزت اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے کے صدقہ سے چمک دار موتیوں کی کرسی پر اپنے سامنے بٹھائے گا۔ پر محبوب تو محبوب ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنے قریب نور کی کرسی پر بٹھائے گا۔

آیت ۱۱:

لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ. (سورہ آل عمران، آیت: ۱۲۸)

یہ آیت کریمہ وہ ہے جو فرقہ باطلہ کے ہر بچہ کی ورد زبان ہے اور کہتے پھرتے ہیں کہ تم (یہ خطاب اہل سنت وجماعت سے) جس کو مالک ومختار کہتے ہو اس کو قرآن کریم کہتا ہے

کہ ان کو کچھ بھی اختیار نہیں اور کوئی امر ان کے لئے نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر بعون المولیٰ وبعون حبیبہ عرض کرتا ہے کہ آج تک ایک بھی فرقہ باطلہ کے فرد نے آیت کریمہ کا مطلب نہ سمجھا اور نہ اس کے اندر اتنا مادہ ہے کہ کلام الٰہی کو سمجھے کلام الٰہی کو وہ سمجھتا ہے جن پر قرآن نازل ہوا جو ان کی غلامی کرتا ہے اگر فرقہ باطلہ والے اس آقا کی محبت وعظمت اپنے قلب میں رکھ کر آیت کریمہ کے معنی ومطالب پر غور کرتے تو ان کو سیدھی راہ ملتی اور گمراہی کے راستہ پر نہ جاتے۔

آیت کریمہ کا مطلب بزرگان دین کے فیضان سے سگ غلامان مصطفیٰ عرض کرتا ہے اس کو چشم انصاف سے دیکھنا، **ھو ھذا**۔

آیت کریمہ کا پہلے سبب نزول پیش کرتا ہوں اس کے بعد مطلب عرض کروں گا۔ سبب نزول یہ ہے کہ جب جنگ احد شریف میں حضور پرنور کے دو دندان مبارک اور شیر خدا ورسول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور چند صحابہ جن کی تعداد ستر ہے شہید ہو گئے آقا کو اپنے فدائیوں خصوصاً مشفق چچا کی شہادت کا حال معلوم ہوا، اور پھر ان کی نعش مبارک کو مثلہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوا ادھر چہرۂ انور لہولہان ہو رہا تھا ان تمام حالات کو ملاحظہ فرما کر اہل مکہ پر بددعا کا ارادہ کیا ابھی ارادہ فرمایا ہی تھا کہ آیت کریمہ مذکورہ نازل ہوئی، مطلب یہ ہے کہ اے محبوب تم تو عالم کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجے گئے ہو تم ہمارا عذاب نازل کیوں کراتے ہو۔

ہم نے تمہارے لئے فرمایا ہے کہ جس جگہ تم ہو گے عذاب نازل نہیں کریں گے۔ خلاصہ آیت کریمہ سے ہمارا مدعا ثابت ہوا یعنی **من الامر شئی** سے مراد بددعا کرنے کی ممانعت ہے۔

شئی سے مراد یہاں عذاب الٰہی کا نزول ہے اور یہ چیز رحمت کے منافی ہے۔

چنانچہ اس کے بعد حضور نے یہ دعا فرمائی **اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون** اے

اللہ میری قوم کو ہدایت فرما کہ یہ انجان ہیں یعنی وہ بینائی عطا فرما جس سے کہ مجھ کو پہچانیں۔

الخامس آیت کریمہ کے سبب نزول ومطلب سے یہ ثابت ہوا کہ من الامر شئ کی نفی سے بددعا کرنا مراد ہے اب ساڑھے تیرہ سو برس کے بعد ان ملعونوں نے یہ کہاں سے مطلب نکالا کہ حضور کسی امر کے مالک نہیں!۔

جس آقا کی رحمت نے یہ اثر کیا کہ بددعا کرنے سے روک دئے گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بددعا کردیں اور عذاب آجائے تو کیا اس ذات کو خوف نار ہوگا؟ ان فرقۂ باطلہ والوں کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وکرم

والحمد للہ رب العالمین

فصل دوم — احادیث قدسی وارشادات حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی حدیث:

اوحی اللّٰہُ تعالٰی الی موسیٰ علیہ الصلاۃُ والسلامُ ان فاتحۃَ الزبورِ محمدٌ رسولُ اللّٰہِ خیرٌ مِّن نَطْلَۃِ السماءِ وَنبیُّ الرحمۃِ وقائدُ الغر المحجلین وامام الـمُتَّقِیْنَ ونورُ الْعِبادِ وربیعُ الْبِلادِ وَمَعْدَنُ الْخیرِ وَاَنَّہٗ الْمبعُوثُ اِلَی الْاُمَّۃِ الْمرحُوْمَۃِ وَشَفِیْعُ مَنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ وَسِیْلَۃٌ وَالرَّحْمَۃُ تَنْزِلُ فِیْ زَمَانِہٖ وَدَوْلَتُہٗ مُتَوَسِّدَۃٌ عِنْدَ فِرَاقِہٖ

مِنَ الدُّنیا وَقَبرُہٗ رَوضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ.(نزھۃ المجالس ص ۷۳.)

محمد رسول اللہ ظاہر کرنے والے ہیں لکھی ہوئی چیز کو عالم کے لئے ان کا وجود آسمان سے زیادہ مفید بلکہ آسمان کے اندر جو خیر و برکات ہیں یہ سب ان کا ہی صدقہ و طفیل ہے۔ سراپا رحمت ہیں، غر المحجلین کے قائد ہیں۔

متقیوں کے پیشوا، بندوں کے لئے نور ہیں (یعنی عالم میں جو کچھ روشنی ہے سب انہیں کے نور کی ہے) شہروں کے لئے موسم بہار، یہاں شہر سے مراد کل زمین ہے یعنی جس طرح موسم بہار میں سہانی فرحت افزا ہوا ہوتی ہے (اس سے زیادہ اہل زمین کو ان کے وجود پاک سے فرحت ہوگی بلکہ موسم بہار کے اندر جو تر و تازگی نظر آتی ہے، یہ سب اسی ذات پاک کا صدقہ ہے، مطلب یہ ہے کہ عالم کی ہر چیز کا وجود بلکہ عالم کا وجود اور جو کچھ اس کے اندر خیر و برکات ہیں یہ سب مدنی تاجدار کے قدوم کی برکت ہے) بھلائی کی کان ہیں امت مرحومہ کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔ بے کسوں کے حامی و مددگار، دلوں کے چین، ان کے زمانہ پاک میں رحمت کا نزول ان کے مزار کی جگہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اگر چشم حقیقت سے دیکھا جائے تو جنت الفردوس کو اس پاک جگہ سے کوئی نسبت نہیں۔ وہ جنت الفردوس ہے یہ شہنشاہ عالم کے آرام کی جگہ ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں وہ بقعہ شریفہ جس جگہ حضور پرنور کا مزار پاک ہے جنت الفردوس و عرش اعظم سے افضل ہے۔

دوسری حدیث:

وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیَّ مِنْکَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنیا وَاَھْلَھَا لِاُعَرِّفَھُمْ کَرَامَتَکَ وَمَنْزِلَتَکَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الدُّنیا

(مواهب شریف ص ۱۲)

ترجمہ:۔اے محبوب تم سے زیادہ بزرگ میں نے کسی کو پیدا نہ کیا اور البتہ میں نے دنیا واہل دنیا کو تمہاری عظمت وشان محبوبیت دکھانے کے لئے پیدا کیا ہے، اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

الدنیا مزرعة الآخرة:

(دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔) یعنی دنیا کا ہی آخری دن قیامت ہے۔ دنیا عمل کی جگہ ہے وہ حساب کا دن ہے۔ دنیا میں جو کچھ کیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ آخرت میں معلوم ہوگا اب اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دنیا وآخرت بلکہ عالم کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ محبوب خدا کی عظمت وبزرگی وشان محبوبیت سب پر ظاہر ہو جائے۔ اے عمرو شاعر! چشم حقیقت کھول کر دیکھ جس دن کے لئے تو نے ان کی طرف خوف نار کی نسبت کی ہے وہ دن تو ان کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

تیسری حدیث:

قَالَ یَا مُحَمَّدُ (یاحبیبی) اَتعْرِفُنِیْ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ اَنْتَ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ مَاوَرَاءَ مَقَامِکَ لِمَخْلُوْقٍ مَقَامٌ نَقَلْتُکَ مِنْ عَالَمٍ اِلٰی عَالَمٍ وَمِنْ مِعْرَاجٍ اِلٰی مِعْرَاجٍ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ فِی مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَجِیْبَۃٌ اِلَّا اَطْعَتُکَ عَلَیْھَا وَلَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ الْاَ مْلَاکَ وَلَااَدْرَاتُ الْاَ فْلَاکَ. (نزھة المجالس جلد ۲ ص ۱۰۴)

شب معراج اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب تم نے مجھ کو پہچانا؟ عرض کیا ''ماعرفناک حق

معرفتک" ارشاد ربی ہوا اے محبوب! تم جانتے ہو کہاں ہو؟ عرض کیا تو زیادہ جانتا ہے ارشاد فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں کہ مخلوق میں سے سوائے تمہارے دوسرا نہیں آسکتا۔ میں نے تم کو ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف ایک معراج سے دوسری معراج کی طرف منتقل کیا مطلب یہ ہے کہ اے محبوب میں تم کو مکان سے لامکاں لایا۔ اور اس مقام پر سوائے تمہارے کوئی اور نہیں آسکتا۔ آسمان وزمین میں کوئی ایسی جگہ باقی نہیں رہی جس سے تم کو مطلع نہ کیا ہو عالم کی ہر چیز سے تم کو خبردار کیا کجا عالم ہم ہی تم سے نہ چھپے اپنے دیدار سے تم کو مشرف فرمایا پھر عالم کی کون سی ایسی چیز ہے جو تم سے چھپی رہ جائے۔ کیا خوب اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اور اے محبوب اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین وغیرہ کو پیدا نہ کرتا۔

عمر وشاعران احادیث کو غور سے دیکھے۔ ع

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں نیز توراۃ مقدس کا مضمون حدیث یکم حضرت سیدی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

پہلی حدیث:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی علیه وسلَّمَ انا سَيِّد وَلَدِ آدَمَ (وفی روایةِ . انا سَيِّدُ آدَمَ وَوَلَدِ آدم) يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاوَّلُ مَنْ تنشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فاُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ

یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ. (مسلم شریف و ترمذی)

حضور پرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور ایک روایت میں آدم اور اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اور میں ہی سب سے پہلے اپنی قبر انور سے جلوہ فرما ہوں گا، اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جو شفاعت کرے گا اور میری ہی شفاعت پہلے قبول کی جائے گی۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے اتنا زائد کیا کہ میں ہی سب سے پہلے اپنی قبر انور سے جلوہ فرما ہوں گا اور مجھ کو ہی سب سے پہلے نورانی لباس پہنایا جائے گا پھر یمین عرش پر کھڑا ہوں گا اور یہ وہ مقام ہے جہاں کہ سوائے میرے کوئی دوسرا کھڑا نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِذَا بُعِثُوْا وَ اَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا انْصَلُّوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا اَیِسُوْا الْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بِیْضٌ مَکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ (رواہ الترمذی)

تیسری حدیث:

امام ترمذی علیہ الرحمہ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں:

قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتٰی دنا مِنھم سَمِعَھُمْ یتذاکرون قال بَعْضُھُمْ اِنَّ اللّٰہَ اِتَّخَذَ ابراھیم

خَلِیْلًا وقالَ آخرُ مُوسٰی کَلَّمَہٗ تکلیمًا وقالَ آخرُ فعیسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہ وَرُوحُہٗ وقالَ آخرُ آدمُ اصْطَفٰہ اللّٰہ فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلّم وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اِنَّ اِبراھِیْمَ خلیلُ اللّٰہِ وَھُوَ کذالک وموسٰی نجیُّ اللہِ وَھُوَ کذالکَ وَعِیْسٰی رُوْحُہٗ وَکلمتُہٗ وَھُوَ کذالک وَآدمُ اصطَفَاہُ اللّٰہُ وَھُوَ کَذالِکَ . اِلَّا وَاَنَا حَبِیبُ اللّٰہِ وَلَا فَخرَ وانا حَامِلُ لِواءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَہٗ آدمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ ولا فَخرَ وانا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلا فخرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُحَرِّکُ حِلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَمَعِیَ فُقَراءُ الْمُؤمِنِیْنَ وَلا فَخرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ عَلٰی رَبِّیْ وَلا فَخرَ. (ترمذی شریف)

تورات مقدس سے حضرت کعب ناقل ہیں۔

مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَافَظٌّ وَلَاغَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُہٗ.

چوتھی حدیث:

شیخین حضرت جبیر بن مطعم سے راوی ہیں:

قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اسماءً انا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُّ الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ.

حدیث ۴ تا ۵ و مضمون تورات مقدس کا ترجمہ وخلاصہ:

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سب سے پہلے اپنی قبرانور سے نکلوں گا اور میں اہل محشر کا خطیب ہوں گا اور میں ہی نا امیدی کے وقت ڈھارس بندھاؤں گا۔ میرے ہی دست مبارک میں لواء الحمد اور میں ہی اپنے پروردگار کے نزدیک سب سے بزرگ ہوں۔ اور اس میں بڑائی مقصود نہیں بلکہ اصلیت کو بیان کر رہا ہوں ابن ماجہ وغیرہ نے اتنا زائد کیا اور میں ہی اہل ایمان کے لئے طلب شفاعت کروں گا جب کہ وہ محبوس ہوں گے۔ اور میرے ہی قبضہ میں اس دن عزت اور کنجیاں ہوں گی اور میرے اردگرد غلمان طواف کرتے ہوں گے اور وہ غلمان ایسے ہیں گویا کہ سفید موتی بکھرے ہیں۔

چند حضور کے صحابہ باہم انبیائے کرام کا ذکر کر رہے تھے ایک نے کہا رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنی روح وکلمہ فرمایا یہاں اضافت تعظیمی ہے (کبیت اللہ) چوتھے نے کہا حضرت آدم کو برگزیدہ کیا۔

(صحابہ کرام یہاں تک ہی ذکر کرنے پائے تھے) کہ سرکار دوعالم تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری گفتگو اور پھر تعجب میں پڑنا سنا بے شک حضرت ابراہیم خلیل وحضرت موسی نجی وکلیم، حضرت عیسی روحہ وکلمتہ، حضرت آدم صفی ہیں علی نبینا وعلیہم السلام آگاہ ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں (خلیل ومحبوب میں یہ فرق ہے کہ خلیل مولیٰ کی رضا چاہتا ہے اور مولی محبوب کی خوشنودی چاہتا ہے۔) اور یہ فخر سے نہیں کہتا ہوں اور میں ہی قیامت کے دن لواء الحمد کا حامل ہوں جس کے نیچے آدم اور ان کی مسلمان ذریت ہوگی اور کچھ افتخار نہیں اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری ہی سب سے پہلے شفاعت قبول کی جائے گی۔

اور یہ کچھ بڑائی سے نہیں کہتا ہوں۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا رب العزت میرے لئے دروازہ کھول دے گا۔ میں اس شان سے جنت میں جاؤں گا کہ میرے ساتھ مسلمان فقراء ہوں گے۔ اور اولین وآخرین میں سب سے زیادہ رب العزت کے نزدیک میں بزرگ وپیارا ہوں۔ اور اس میں کچھ فخر مقصود نہیں بلکہ واقعہ ہے۔

توراۃ مقدس کے مضمون کا ترجمہ:— محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مختار بندے ہیں ان کے اوصاف یہ ہیں نہ سخت دل اور نہ سخت خو اور نہ بازاروں میں چلا کر کلام کرتے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ معاف کرتے ہیں۔

چوتھی حدیث کا ترجمہ:

راوی کہتے ہیں میں نے حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میرے لئے بہت سے اسماء ہیں (کثرت اسماء مسمی کے فضل وکمال پر دلالت کرتے ہیں۔) جن میں سے چند یہ ہیں محمد (بسیار ستودہ، بہت سراہا گیا) احمد (بسیار ستودہ کنندہ) ماحی، ماحی وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو مٹا دے گا۔ حاشر، میرے قدموں پر حشر کیا جائے گا اس کے چند معنی ہیں یا تو یہ مراد ہو کہ میری عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے کیا جائے گا، یا یہ مطلب ہو کہ میرے قدموں کے طفیل سے حشر ہوگا، یا یہ معنی ہوں کہ میدان حشر کا میں دولہا ہوں گا۔ اللہ ورسولہ اعلم بحقیقۃ الحال عاقب عاقب وہ جس کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے۔

عمر وشاعر آنکھ کھول کر دیکھے کہ جس کے صدقے سے حشر قائم ہوگا اس کو خوف نار ہوگا الامان۔

پانچویں حدیث:

امام بخاری وامام مسلم علیہما الرحمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور پر نور

شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کچھ مسلمان قیامت کے دن محبوس ہوں گے۔ یہاں تک کہ اس حبس سے پریشان ہو جائیں گے۔ مسلمان آپس میں کہیں گے ہم کسی کو اپنا شفیع بنا دیں تا کہ پروردگار کے حضور میں حاضر ہو کر ہماری شفاعت کرے اور ہم ان تکالیف سے جو کہ ہم کو اس میدان میں پہنچ رہی ہیں چھٹکارا پائیں۔

اس مشورے کے بعد مسلمان حضرت آدم صفی اللہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ ابوالبشر ہیں رب العزت نے اپنے دست مبارک سے آپ کو پیدا کیا جنت میں رہنے کی جگہ وہ ملائکہ سے سجدہ کرایا ہر چیز کے اسماء سے خبردار کیا آپ ایسے صاحب فضائل ہیں لہٰذا آپ پروردگار کے حضور حاضر ہو کر ہماری شفاعت فرمادیں تا کہ ہم اس میدان کی سختیوں سے چھٹکارا پا کر راحت ابدی حاصل کریں۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے: **لست هنالكم.** یہ مقام ومرتبہ جس کا کہ تم نے ذکر کیا یعنی مقام شفاعت میرا نہیں ہے اور میں باب شفاعت کی ابتدا کرانے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ باوجود ممانعت کے دانۂ گندم کے کھانے کا ذکر فرمائیں گے اور اس کے بعد یہ فرمائیں گے کہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ان کو کافروں کی طرف نبی مرسل بنا کر بھیجا ہے عرض کریں گے آپ بھی فرمائیں گے **لست هنا كم** اور اس کے بعد اپنی خطا کا جو ظاہر میں خطا معلوم ہوتی ہے مگر حقیقتاً خطا نہیں ہے لیکن مرتبہ انبیاء کرام کا ارفع واعلیٰ ہے ایسی لغزش جو کہ صدیقین کی حسنات سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو صاف کر دیا ہے اس کی وجہ سے شفاعت کرنے سے انکار کریں گے۔ اور فرمائیں گے تم حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس حاضر ہو تمام مسلمان حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے حضرت خلیل علیہ السلام فرمائیں گے "**لست هنا لكم**" میں شفاعت کرنے کی ابتدا نہیں کرسکتا۔ اور اپنے

کذب کا جو کہ بصورت دروغ ہے مگر وہ درحقیقت دروغ نہیں اور مقام انبیاء کرام عالی ہے اس وجہ سے اس ظاہری دروغ جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں بلکہ چشم حقیقت سے دیکھا جائے تو ظاہری بھی دروغ نہیں۔ شفاعت کرنے سے انکار فرمائیں گے۔

اوراس کے بعد یہ فرمائیں گے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو تورات مقدس عطا فرمائی اور اس کے واسطہ سے ان سے کلام فرمایا اپنا محرم اسرار بنایا مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ بھی فرمائیں گے **لست ھنالکم** اور حضرت کلیم اپنے اس قصور کا جو کہ بصورت قصور ہے مگر وہ درحقیقت قصور نہیں ہے وہ یہ کہ ایک کافر قبطی کو بلا حکم خدا مار دیا تھا ذکر کریں گے اور اس کے بعد فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کہ بندۂ خاص اور اللہ کی روح اور کلمہ ہیں (یہ اضافت تعظیمی ہے) اور گہوارہ میں کلام کیا مسلمان آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ بھی فرمائیں گے "**لست ھنالکم**" اور اس کے بعد فرمائیں گے کہ اے مسلمانو! تم کہاں سرگردان پریشان پھرتے ہو۔ کیوں ادھر ادھر بھاگے بھاگے پھرتے ہو تم اس ذات پاک کے پاس کیوں نہیں حاضر ہو کر اپنا مدعا عرض کرتے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب عرش کی زینت لامکان کا مکیں قاسم نعمت اللہ اپنے مولا کا پیارا، ساری خلق کا آقا، جس کی امت میں انبیائے کرام داخل ہونے کے متمنی اور جو آج اس میدان قیامت میں بے خوف وخطر ہیں بلکہ جس کی عظمت وشان محبوبیت کے ظاہر کرنے کے لئے حشر قائم کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہم کو نبوت ملی اور جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام کا قصور معاف ہوا۔ جس کے صدقہ میں امت کے گناہ بخشے گئے۔ جس کے دربار میں فرشتے ادب سے سر جھکا کر حاضر ہوتے ہیں یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب الرحمٰن۔ مسلمان جیسے ہی حضرت مسیح علیہ

السلام کی زبان سے آقا کا نام پاک سنیں گے۔ نام پاک سنتے ہی مصائب کا دور ختم ہونا شروع ہو جائے گا، خوشی کی گھڑیاں نظر آنے لگیں گی، چہروں پر مسرت کے آثار نمایاں ہو جائیں گے، اپنی قسمت پر نازاں ہونے لگیں گے اور رخصتی کا سلام پیش کرنے لگیں گے، میدان قیامت کی سرزمین بھلی معلوم ہونے لگے گی، سورج کی تپش نور سے بدلنے لگے گی، بلکہ سورج بھی گرمی کے بجائے سایہ کا کام دینے لگے گا، تانبے کی زمین مخمل سے بدلی ہوئی معلوم ہونے لگے گی، اور بیابانہ وار مثل پروانہ کے گرتے پڑتے حاضر ہو کر اس شمع عالم پر اپنے آپ کو فدا کرتے ہوئے عرض کریں گے، " یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا نبی اللہ یا شفیع المذنبین یا دافع البلاء والوباء!" آپ ہماری حالتوں کو ملاحظہ فرمائیں ہم کس قدر پریشانی کے عالم میں ہیں۔ یا حبیب اللہ سوائے آپ کے کوئی بھی ہمارا پرسان حال نہیں للہ ان مصائب سے جلد چھٹکارا دلوا کر راحت ابدی عطا فرمائیں آقا و مولیٰ بیکسوں کے حامی و مددگار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے، " انا لھا، انا لھا انا صاحبکم " سبحان اللہ! ایسی ناامیدی کے وقت ڈھارس بندھائی اور کیسا اپنے فدائیوں پر کرم فرمایا اس ارشاد پاک کو سن کر مسلمانوں کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی، مردہ قلوب زندہ ہو جائیں گے، تمام افکار کو بھول جائیں گے چہرے چمکنے لگیں گے۔ خوشی میں پھولے نہ سمائیں گے جنت الفردوس کا مزہ لوٹنے لگیں گے اور سب سے بڑھ کر دولت یہ ملے گی کہ جلوۂ خداوندی نظر آنے لگے گا۔

فقیر غفرلہ کاتب رسالہ ہذا عرض کرتا ہے کیسا غم وکیسی پریشانی جب جمال محمدی پر ہماری نگاہیں پڑیں گی۔ جنت کی بہار ہم پر فدا ہونے کی خواہشمند ہوگی۔ جنت الفردوس کی مہک دست بستہ فدا ہونے کے لئے عرض کرے گی ادھر جنت الماویٰ اپنے رنگ برنگ کے پھولوں کی بہار دکھا کر بلانا چاہے گی مگر انشاء اللہ العزیز ہماری کیفیت یہ ہوگی کہ جنت

الفردوس سے کہیں گے تو ابھی اپنی بہار ہمیں مت دکھلا اور اے جنت الماویٰ تو اپنے رنگ برنگ کے پھولوں کو چھپائے رکھ۔ ہمیں تو اپنے آقا کی زلفوں کی مہک سے دماغوں کو معطر کرنے دے۔ تو کسی اور کو بہلا پھسلا کہاں آقا کی مہک جس سے عالم مہک گئی ہم اصل کو چھوڑ کر فرع کے پاس کیوں جائیں ہمیں تو آقا کے ملنے سے سب کچھ مل گیا۔ ہم نے اپنے سروں کو ان کے قدموں پر رکھ دیا ہے۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں عاشق فدائی کی ایسی حالت ہوگی کہ کبھی جمال محمدی میں جمال خداوندی دیکھے گا اور کبھی اپنے دماغ کو زلفوں کی مہک سے معطر کرے گا۔ کبھی دامن پکڑ کر مچل جائے گا۔ کبھی قدموں پر لوٹے گا تو کبھی صلاۃ وسلام عرض کرے گا۔ کبھی زبان مبارک کی طرف دیکھ کر انا لھا کے مزے لوٹے گا کبھی مہر نبوت کو بوسہ دے گا تو کبھی قدموں کے نیچے کی خاک شفا کو آنکھوں میں لگائے گا کبھی دامن میں چھپ جائے گا۔ عاشق کی ایسی حالت ہوگی ملائکہ وجنت کو رشک آئے گا۔ اور کیوں نہ رشک آئے ہم نے ایسی ذات کا دامن پکڑ لیا جو اپنے مولیٰ کا پیارا، عرش کی آنکھوں کا تارا، جس پر عرش تا فرش فدا ہونے کے متمنی۔ ہاں تو اس کے بعد عاشق فدائی غلام، دامن میں چھپ جائے گا اور کیوں نہ چھپے ان پر ناز ہے گو کیسے ہی ہیں ان پر ناز ہے، ان کے ہیں اور اے وہابیو، دیوبندیو! سن لو خوب سن لو، ہمیں تو آقا کے ملنے سے سب کچھ مل گیا ہم تو انشاء اللہ، اللہ کے دیدار سے مشرف ہوں گے ہمارا خالق ومالک فرشتوں سے فرمائے گا میرے محبوب کے غلام کا استقبال کرو۔ اور اے وہابیو، دیوبندیو! میدان کی سختیاں و دوزخ تم کو مبارک ہو ہم تو انشاء اللہ العزیز آقا کے لواء الحمد کے سایہ میں جگہ پائیں گے اور آقا کے ساتھ ساتھ جلو میں چلتے جائیں گے اور تمہاری طرف دیکھ کر یہ کہیں گے۔

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

▼▼▼

یاعبادی کہہ کر ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کرلیا پھر تجھ کو کیا

▼▼▼

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

آمدم برسر مطلب، محبت کا ولولہ ایسا اٹھا کہ اس تمہید کوعرض کرنے پر مجبور ہوگیا۔لہذا کوئی ظاہر میں اپنا حکم نافذ نہ کرے۔اپنا حکم اٹھائے رکھے۔شعر

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

▼▼▼

ہاں تو آپ فرمائیں گے انا لھا، انا لھا، انا صاحبکم اے میرے فدائیو، شیدائیو! میں تمہاری شفاعت کروں گا۔تم کوان مصائب سے نجات دلواؤں گا۔ میں تمہارا صاحب ہوں اور میں ہی وہ ہوں جس کوتم آج ہر جگہ تلاش کرتے پھرتے ہواور اتنا فرما کر دست شفقت اپنے فدائیوں کے سر پر رکھیں گے اس دست مبارک پر ہماری جانیں قربان ہوں ماں باپ فدا ہوں۔کیسا شفقتی دست ہے جس کے جلوہ میں ید اللہ کا لطف آجائے گا اور کیوں نہ آئے ان کے کام کوان کا رب تبارک وتعالیٰ اپنا فرماتا ہے:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى. (سورہ انفال، آیت:۱۷)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۔(سورہ فتح، آیت:۱۰)

اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان مسلمانوں کو جو کہ بلا حساب وکتاب جنت میں پہنچ گئے ہیں ان مسلمانوں پر آقا کا ایسا کرم دیکھ کر رشک آئے گا۔اس کے بعد آقا فرماتے ہیں میں اپنے خالق ومالک سے دربار میں حاضری کی اجازت چاہوں گا میرے لئے حاضری کی اجازت دی جائے گی۔رب العزت کا حکم جبریل امین کو پہنچے گا کہ اے جبریل! میرے محبوب میرے دربار میں حاضر ہورہے ہیں ان کے استقبال کے لئے ملائکہ مقربین کی جماعت تیار کرو چنانچہ حکم خداوندی کے پہنچتے ہی تمام فرشتے محبوب خدا کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے۔

اور دست بستہ سر نیچا کئے ہوئے کھڑے ہوں گے اور اپنے اس مقدر پر کہ محبوب خدا کے استقبال کے لئے کھڑے ہونے کا موقع ملا نازاں ہوں گے۔

محبوب خدا فرماتے ہیں میری نظر جیسے ہی جمال خداوندی پر جائے گی اور اپنے مالک کے دیدار سے مشرف ہوں گا سجدہ میں گر پڑوں گا اور رب العزت کے اس اکرام پر جو میرے اوپر فرمایا ہے۔شکریہ ادا کروں گا۔اور احسان خداوندی کا کہ اپنا محبوب بنایا اپنے دربار میں حاضری کا موقع عطا فرمایا۔مکین لامکاں سے مشرف فرمایا اپنے دیدار سے مشرف کیا شکر گزار ہوں گا اور جو کچھ میرا پروردگار چاہے گا اس کی حمد وثنا بیان کروں گا۔میرا مالک، میرا چاہنے والا ارشاد فرمائے گا۔

یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاسَکَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ.

اے میرے محبوب اے بسیار ستودہ اے میرے پیارے اے مطلوب من اے

ستودہ درگاہ من اے بندۂ خاص من اپنے سر کو اٹھاؤ تم تو اس میدان کے دولہا ہو اور جو کچھ کہو گے سنا جائے گا۔ اور اے پیارے شفاعت فرمایئے تمہاری شفاعت تمہاری امت کے بارے میں قبول کی جائے گی تمہارے ہی سر شفاعت کا سہرا ہے اور جو کچھ تم مانگو گے تم کو دیا جائے گا۔ تمہارا ہاتھ تو خزانہ پر ہے سبحان اللہ کیسے پیار کے الفاظ ہیں کیوں نہ ہوں محبوب خدا ہیں) حضور فرماتے ہیں میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی حمد وثنا بیان کروں گا پھر اپنی امت کی شفاعت کروں گا اور ایک روایت میں ہے میں عرض کروں گا اے پرودگار میری امت مجھ کو بخش تا کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں اللہ تعالیٰ میرے لئے ایک حد مقرر کرے گا کہ فلاں فلاں کو نکالو میں ان کو نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا اس جگہ سے معلوم ہوا کہ حضور گنہگار مسلمانوں کو دوزخ سے نکالیں گے۔ اور یہ ان محبوسین کے لئے ہے جن کا کہ ابتدا حدیث میں ذکر آیا ہے غیر ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان بوجہ اپنے گناہوں کے دوزخ میں پہنچ گئے ہیں ان کو دوزخ کے عذاب سے نجات دلواؤں گا یعنی ان کو جو میرے پاس فریاد لے کر آئے ہیں ان کی فریاد کو تو میں ایسا پہنچا کہ دوزخ میں جانے نہ دیا اور میدان حشر سے شفاعت کر کے سیدھا جنت میں بھیجا اور یہ لوگ تو میرے پاس فریاد لے کر آئے تھے لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو دوزخ میں جا چکے ہیں ان کا ذکر حضور نے فرمایا کہ ان کو بھی دوزخ سے نکالوں گا اور پوری سزا کاٹنے سے پہلے ہی نکال لاؤں گا۔ دوبارہ عرض کروں گا، حکم ہوگا جاؤ جو گنہگار مسلمان دوزخ میں ہیں ان کو نکالو! سہ بارعرض کروں گا حکم ہوگا جاؤ جو کچھ مسلمان باقی رہے ہیں ان کو نکال لاؤ حضور دوزخ میں سے جتنے مسلمان ہوں گے سب کو نکال لائیں گے۔ اب دوزخ میں سوائے دوزخ کے مستحقین کے یعنی کفار ومرتدین منافقین کے اور کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا اور یہ ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں

گے کبھی ایک آن کے لئے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا بلکہ جو ساعت آئے گی ان کے لئے عذاب میں زیادتی کی جائے گی اس وقت کفار وفرقہ باطلہ والے کہیں گے اے کاش کہ ہم ان کی غلامی کرتے تا کہ آج ہم بھی ان کے ہاتھ سے دوزخ سے چھٹکارا پاتے۔

راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے اس آیت کریمہ کو تلاوت فرمایا۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْدًا. (آیت کریمہ کی تفسیر اور اس کا بیان ہو چکا وہاں دیکھ لیں۔)

عرض:

حدیث ہذا بروایت حضرت انس کے بیان کی ہے۔ نیز چند احادیث کے مضامین کو اور بھی اس میں ملا دیا ہے۔ اور کچھ نکات سگ غلام مصطفیٰ نے جو کہ ان احادیث کی برکت سے ذہن میں آئے تحریر کرتے ہیں۔

ذٰالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُوْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

فوائد نافعہ

پہلا فائدہ:

مسلمان جب انبیاء کرام کے پاس بغرض شفاعت جائیں گے اور اپنا مدعا عرض کریں گے۔ انبیاء کرام اس وقت یہ نہیں فرمائیں گے کہ اے مسلمانو! کیا تمہاری عقلیں خبط ہوگئی ہیں تم جو ہمارے پاس آتے ہو خدا کے پاس کیوں نہیں جاتے۔ خود رب العزت جلوہ فرما ہے دنیا میں ہی تم نے کافی گناہ کئے ہیں اب یہاں بھی گناہ کرتے پھرتے ہو ہمارے واسطے کیا ضرورت ہے تم خود جا کر رب العزت سے عرض کرو۔ ہمارے لئے اسمٰعیل دہلوی دھرم

نے فتویٰ دے دیا ہے کہ انبیاء واولیاء کے واسطے کی کوئی ضرورت نہیں خاک بدہن دشمنان مگر ہوگا کیا ہوگا یہ کہ ایک نبی دوسرے نبی کے پاس بھیجے گا یہاں تک کہ اخیر میں کنواری بتول کے ستھرے بیٹے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضور پرنور شافع یوم النشور کی خدمت میں بھیجیں گے۔ حضور فرمائیں گے،" انا لھا، انا لھا" اس کو سن کر اہل اسلام کے چہرے چمکنے لگیں گے اور وہابیہ پر ناری گرز کی ایک ضرب قاہر پڑے گی۔ اسمٰعیل دہلوی دھرم سسکتا رہ جائے گا اور اس کی ایسی گت بنے گی کہ کوئی بھی اس کے حکم کو نہ پوچھے گا۔ بلکہ پوچھنے والے چھٹکارا کرانے کی فکر میں ہوں گے۔

بلکہ خود رب العزت بھی یہ نہیں فرمائے گا کہ اے مسلمانو! کیا تمہاری عقلیں سلب ہوگئیں ہیں تم میرے سوا دوسرے کے پاس جاتے ہو۔ مگر یہاں بھی یہ ہوگا کہ ان کو ہی نجات ملے گی جن کے لئے محبوب خدا انبیاء کرام شفاعت کریں گے۔ معلوم ہوا بلا وسیلہ وواسطہ کے دربار خداوندی میں رسائی نہیں اور واسطہ بھی کس کا محبوب خدا کا۔ فافهم۔

دوسرا فائدہ:

سیکڑوں کروڑوں احادیث شفاعت سے آشنا اور لاکھوں نے پڑھا، پڑھایا اور پھر میدان قیامت میں محدثین علما، ائمہ، صلحا سب ہی موجود ہوں گے مگر کوئی بھی پہلے حضور پرنور کے دربار میں حاضر نہ ہوگا۔ سبب اس کا یہ ہے کہ محشر میں احادیث شفاعت ابتدا میں بھلادی جائے گی اور رب العزت اہل محشر کے دل میں الہام فرمائے گا کہ ان کے پاس جاؤ ان کے پاس جاؤ۔ ابتدا میں بھلانے اور اِن کے اُن کے پاس بھیجنے کا سبب یہ ہے کہ تمام اہل محشر پر محبوب خدا کی عظمت وشان محبوبیت ظاہر ہوجائے اور سب جان لیں اگر کوئی آج اس مصیبت سے نجات دلواسکتا ہے تو وہ محبوب خدا مدنی تاجدار، ماوائے بیکساں، مولائے

دو جہاں، حضور پرنور محمد رسول اللہ شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات ہے۔

تیسرا فائدہ:

باب شفاعت حضور ہی کھولیں گے حضور سے پہلے کوئی نبی نہ شفاعت کا دروازہ کھول سکتا ہے اور نہ شفاعت کر سکتا ہے۔

چوتھا فائدہ:

شان محبوبیت معلوم ہوگی باوجود کہ رب العزت ایسا غضب اس دن فرمائے گا کہ نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ آئندہ فرمائے گا۔ مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے جیسے ہی امت کی بخشش کے لئے عرض کریں گے محبّ اپنے محبوب کو ایسے پیار سے خطاب فرمائے گا جس سے یہ معلوم ہوگا کہ اپنے غضب کو رحمت سے بدل دیا۔

پانچواں فائدہ:

بلا حضور کے واسطے و وسیلے کے کوئی دربار خداوندی میں نہیں پہنچ سکتا۔

چھٹا فائدہ:

حضرات انبیائے کرام تا حضرت خلیل آپ ہی کے نیاز مند ہوں گے۔ اور آپ ہی کے حکم کے منتظر ہوں گے۔

ساتواں فائدہ:

تمام اہل محشر پر روشن ہو جائے گا کہ جو کچھ خلیفۃ اللہ محبوب خدا تاجدار عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اسی پر سارے اہل محشر عمل کریں گے۔

چھٹی حدیث:

حضرت امام مسلم علیہ الرحمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہِ وسلمَ تلا قَوْلَ اللّٰہِ تعالٰی فِی اِبْرَاھِیْمَ رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْراً مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِی فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَقَالَ عِیْسٰی اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ. فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ اَعْلَمُہٗ فَسْئَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہِ وسلمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰہُ لِجِبْرُئِیْلَ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِی اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْئُکَ.

حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے قول خداوندی جو کہ ابراہیم علیہ السلام کی شان میں ہے تلاوت فرمایا وہ یہ ہے کہ کثیر آدمیوں نے راہ گمراہی اختیار کر لی ہے جس نے میرا اتباع کیا وہ میرا ہے (آیت کریمہ کا آخری ٹکڑا یہ ہے) ومن عصانی فانک غفور رحیم ۔ اس کے بعد حضور نے دعاء عیسیٰ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ تلاوت فرما کر دست مبارک دعا کے لئے اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ اے میرے چاہنے والے میری امت کو بخش اے اللہ میری امت کو مجھ کو عطا فرما۔ اتنا عرض کر کے حضور نے گریہ وزاری فرمائی۔ رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے جبریل ہمارے پیارے بسیار ستودہ کے پاس جاؤ رب تیرا داناتر ہے احتیاج پوچھنے کی نہیں لیکن اظہار کرم واز عنایت خود پوچھتا ہے ہمارے پیارے بسیار ستود کنندہ سے گریہ وزاری کا سبب معلوم کرو۔ جبریل امین حاضر دربار رسالت ہو کر سبب گریہ وزاری کا معلوم کیا۔ حضور پر نور نے جبریل امین کو خبر دی یعنی امت کی مغفرت کرانے کے لئے روتا ہوں جو کچھ حضور نے فرمایا تھا جبرئیل امین نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا۔ رب تبارک وتعالیٰ نے جبریل امین سے فرمایا کہ اے جبریل ہمارے

پیارے مطلوب کے پاس جاؤ۔ اور ہمارا یہ پیغام پہنچا دو کہ اے محبوب ہم تم کو تمہاری امت کے بارے میں راضی کریں گے اور تم کو رنجیدہ نہیں کریں گے (حضور نے اس کے بعد یہ فرمایا کہ میں بھی راضی نہیں ہوگا جب تک میرا ایک ایک غلام جنت میں نہ پہنچ جائے گا)

یہ ہے رضا جوئی خبیث شاعر وعمر اگر دیکھے تو اس حدیث میں سب کچھ آ گیا۔ جس ذات پر اللہ تعالیٰ کا اتنا کرم کہ ان کو غمگین دیکھنا گوارا نہیں تو کیا ان کو معاذ اللہ خوف نار ہوگا۔ جن کا چاہنے والا ان کو دنیا میں غمگین دیکھنا گوارا نہیں کرتا میدان قیامت میں ان کو غمگین کرے گا اور وہ بھی خوف نار سے؟ الامان حقیقت یہ ہے کہ جب ایمان نہیں رہتا تو بے حیائی ہو جاتی ہے۔

ساتویں حدیث:

امام ترمذی حضرت انس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں:

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں سرکار نے فرمایا کہ میں تمہاری شفاعت کروں گا عرض کیا، یارسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا اول تو مجھ کو پل صراط پر تلاش کرنا، عرض کیا، یا شافع المذنبین اگر وہاں بھی نہ پاؤں؟ فرمایا، میزان کے پاس تلاش کرو، حوض کوثر پر تلاش کرو، میں ان جگہوں سے ہٹ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔ کبھی پل صراط پر امت کو دیکھوں گا کہ کوئی دوزخ میں تو نہ گر رہا ہے، کبھی میزان کے پاس آؤں گا، جس کی حسنات میں کمی دیکھوں گا اس کے لئے شفاعت کروں گا، کبھی حوض کوثر پر اپنے غلاموں کو سیراب کروں گا۔ اور اپنے دست مبارک سے جام بھر کر دوں گا۔

یارسول اللہ!

تیرے صدقے مجھے ایک بوند بہت ہے تیری

جس دن اچھوں کو ملے جام جھلکتا تیرا

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

آٹھویں حدیث:

حافظ ابوسعید عبدالمالک بن عثمان اپنی کتاب شرف النبوۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذا کَانَ یَوْمُ الْقِیمَۃِ جَمعَ اللّٰہُ الاَوَّلِیْنَ وَالآخِرِیْنَ وَیُوْتی بِمنبرَیْنَ مِنْ نُوْرٍ فَیُنْصَبُ اَحَدُھُما عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ وَالآخرُ عَنْ یَسارِہٖ وَ یَعْلُوْھُما شَخْصَان فَیُنَادِیْ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ مَعْشَرَ الْخَلائِقِ مَنْ عَرفَنِیْ فَقَدْ عَرفَنِیْ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفُنِیْ فَاَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّۃ اِنَّ اللّٰہَ اَمرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَ مَفَاتِیْحَ الْجَنَّۃِ اِلٰی مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَاِنَّ مُحَمَّداً اَمرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَھَا اِلٰی اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ لِیُدْخِلا مُحِبیھُمَا الْجَنَّۃَ اِلَّا فَاشْھَدُوْا ثُمَّ یُنَادِیْ الَّذِیْ عَنْ یَسَارِ الْعَرْشِ مَعْشَرَ الْخَلائِقِ مَنْ عرفَنِیْ فَقَدْ عرفَنِیْ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا مَالِکُ خَازِنُ النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ اَمرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَ مَفَاتِیْحَ النَّارِ اِلٰی مُحَمّدٍ .وَمُحَمَّدٌ اَمرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَھَا اِلٰی اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ لِیُدْخِلا النَّارَ اَلا فَاشْھَدُوْا.

روز محشر اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا اور دونوں کے منبر لا کر عرش کے یمین ویسار میں بچھاتے جائیں گے ان پر دو شخص چڑھیں گے داہنے طرف والا پکارے گا اے گروہ مخلوق جس نے مجھ کو پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا ہو اب پہچان لے میں رضوان بہشت ہوں مجھ کو اللہ عزوجل نے حکم عطا فرمایا ہے کہ میں جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو سونپ دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو سونپ دوں تا کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں گواہ ہو جاؤ۔ پھر بائیں طرف والا پکارے گا جس نے مجھ کو پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے مجھ کو نہیں پہچانا وہ اب پہچان لے میں مالک داروغۂ دوزخ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں دوزخ کی کنجیاں حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپ دوں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ میں ابوبکر وعمر کو سونپ دوں تا کہ وہ اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں، گواہ ہو جاؤ۔

علامہ شہاب الخفاجی وغیرہ نے نسیم الریاض وغیرہ میں اس حدیث کو نقل کیا۔

هُوَ هٰذَا يُنَادِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَيُوْتیٰ بِالْخُلَفَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ اَدْخِلُوْا مَنْ شِئْتُمُ الْجَنَّةَ وَدَعُوْا مَنْ شِئْتُمْ.

روز محشر ندا کی جائے گی کہاں ہیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم حاضر کئے جائیں گے رب العزت فرمائے گا اے میرے پیارے کے پیارو! تم جس کو چاہو جنت میں داخل کرو۔ اور جس کو چاہو چھوڑ دو۔

نویں حدیث:

حضرت حکیم ترمذی علیہ الرحمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأٰنِیْ اَوْ رَأٰی مَنْ رَأٰنِیْ.

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان میرے دیدار سے مشرف

ہو یا میرے دیدار سے مشرف ہونے والے کی زیارت کی اس کو نارِ جہنم نہیں چھوئے گی۔ یعنی وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔

حضرت شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اشعۃ اللمعات شریف میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ایں بشارت را اتفاقا بصحابہ وتابعین مخصوص نیست با آں دہ تن کہ ایشاں را عشرہ مبشرہ گویند وجز ایشاں را از انہا کہ بشارت یافتہ اند بداں داخل اند بلکہ تمامۂ مومناں ومسلماں راشامل است۔

سبحان اللہ! نیز زائرین وحاضرین دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت عظمی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مَنْ زَارَنِی بَعْدَ مَوْتِی فَکَاَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی۔" جس شخص نے میرے پردہ فرمانے کے بعد میری زیارت کی تو وہ ایسا ہے گویا کہ اس وقت اس نے زیارت کی جب کہ میں نے پردہ نہیں فرمایا تھا۔ بلکہ روضہ مبارک کی زیارت سے مشرف ہونا، حقیقتاً صاحب روضہ کی زیارت سے مشرف ہونا ہے۔

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ نے مدارج النبوۃ شریف ج ۲ ص ۵۷۵ حضرت امام مالک مجاور درگاہ محمدی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے "امام مالک مکروہ می دارد کہ کسے گوید زُرْتُ قَبْرَ النَّبِی صلی اللّٰہُ علیہِ وسلمَ بلکہ باید گفت زُرْتُ النَّبِی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔"

حضرت امام مالک اس چیز کو مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری دیتے وقت یہ عقیدہ رکھے کہ میں نے مزار پاک کی زیارت کی بلکہ چاہئے کہ اس کو یہ عقیدہ رکھے کہ میں ماوائے بیکساں مولائے دوجہاں حضور پرنور محمد رسول اللہ شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔

الحمد لله والمنة کہ اپنے پیارے کی امت میں پیدا کیا۔

زندہ رہیں تو حاضری بارگہ نصیب
مرجائیں تو حیات ابد عیش گھر کی ہے

نیز جنتی کیاری جو کہ مابین روضۂ مبارک ومنبر کے ہے کیا خوب اعلیٰ حضرت نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

یہ دولت عظمیٰ صرف اہل سنت وجماعت کے لئے ہے نہ کہ ان گندم نما جوفروشوں کے لئے جنہوں نے اپنا دین محبوبان خدا کی توہین وتنقیص کرنا (معاذ اللہ) بنارکھا، فافھم۔

دسویں حدیث:

امام ترمذی وابن ماجہ وامام احمد علیہم الرحمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللهُ علیهِ وسلم یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفٍ وَثَلٰثُ حَثِیَاتٍ مِنْ حَثِیَاتِ رَبِّیْ وَفِیْ رِوَایَةِ الطَّبْرَانِیْ وَالْبَیْهَقِیْ مَعَ کُلِ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِیْنَ اَلْفًا سَبْعِیْنَ اَلْفًا.

راوی کہتے ہیں میں نے حضور پرنور کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں ستر ہزار کو بلاحساب جنت میں داخل فرمائے گا اور نہ ان کو کسی قسم کی سختی ہوگی نیز انہیں ستر ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور جائیں گے طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ ان ستر ہزار میں سے ہر ایک ایک کے ساتھ ستر ہزار جائیں گے جس کی مجموعی تعداد ۴۹ ارب ۹۰ کروڑ ہوتی ہے۔

پھر رب تبارک وتعالیٰ تین لپ اپنی لپوں میں سے اور جنت میں بھیجے گا یہ جانے والے بڑے خوش نصیب ہیں اللہ ورسول زیادہ جانیں کہ لپ سے کیا مراد ہے فقیر غفرلہ القدیر اپنی نافہمی کے موافق اتنا عرض کرتا ہے کہ کثرت سے داخل کرنا بلا حساب مراد ہوگا۔

گیارہویں حدیث:

حضرت ابونعیم علیہ الرحمہ حضرت ابوہریرہ سے راوی ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . یَقُوْلُ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ یا اَیُّھَاالنَّاسُ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَانْکُسُوْا رُؤسَکُمْ فَاِنَّ فاطمۃَ بِنْتَ محمد صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلمَ وَ عَلٰی بِنْتِہٖ تَجُوْزُ الصِّرَاطَ اِلَی الْجَنَّۃِ.

راوی کہتے ہیں میں نے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ایک منادی پردے کے پیچھے سے ندا کرے گا کہ اے اہل محشر اپنی آنکھیں بند اور سروں کو نیچا کرلو کہ محبوب خدا کی صاحبزادی فاطمۃ الزہراء علی ابیھا وعلیہا الصلوۃ والسلام کی آمد کا وقت ہے۔ حضرت خیر النساء کے جلو میں حوریں ہوں گی اور آن واحد کے اندر اس میدان حشر سے گذر فرما کر جنت الفردوس میں تشریف لے جائیں گی۔

شاعر وعمر غور سے دیکھیں جس کی صاحبزادی کا میدان حشر میں یہ اعزاز کیا جائے گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس شاہزادی پر جس کو آسمان نے بھی برہنہ سر نہ دیکھا، نگاہ پڑ جائے۔ تو کیا حضور کو خوف نا رہوگا۔ ایسا کہنے وبکواس کرنے والوں کی مت پر پردہ پڑ گیا ہے۔

بارہویں حدیث:

امام بیہقی وغیرہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ علیہ وسلّم لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَھَبٍ یَجْلِسُوْنَ عَلَیْھَا وَیَبْقٰی مِنْبَرِیْ لَا اَجْلِسُ عَلَیْہِ قَائِمًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ مُنْصِبًا مَخَافَۃَ اَنْ یَبْعَثَ بِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَبْقٰی اُمَّتِیْ بَعْدِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ مَاتُرِیْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِکَ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَھُمْ فَمَا أَزَالُ اَشْفَعُ حَتّٰی اَعْطٰی صَکًا کًا بِرِجَالٍ قَدْ بَعَثَ بِھِمْ اِلَی النَّارِ وَحَتّٰی اِنَّ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ یَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ مَاتَرَکْتَ لِغَضَبِ رَبِّکَ فِیْ اُمَّتِکَ مِنْ بَقِیَّۃٍ۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن انبیاء کرام کے لئے سونے کے منبر ہوں گے تمام انبیاء ان منابر پر بیٹھ جائیں گے ایک میرا منبر باقی رہے گا اور میں نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے پروردگار کی حضوری میں کھڑا ہوں گا اس وجہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت میں بھیج دے اور میری امت یہاں پر رہ جائے (یہاں امت پر شفقت مراد ہے) اور میں اپنے پروردگار سے عرض کروں گا یا رب امتی امتی رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا تمہارا کیا ارادہ ہے عرض کروں گا اے رب میری امت کا حساب جلد فرما۔ ہمیشہ میں اپنی امت کی شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ان مسلمانوں کی جو کہ دوزخ میں پہنچ گئے۔ فہرست عطا فرمائے گا اور میں اپنی باقی ماندہ امت کو دوزخ میں سے نکال لاؤں گا۔ آخر میں داروغہ دوزخ عرض کریں گے یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے بارے میں اپنے پروردگار میں غضب نہیں چھوڑا۔

تیرہویں حدیث:

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری کل امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا عرض کیا گیا منکر کون ہیں؟ فرمایا جس نے میری غلامی کی (یا یہ مراد ہو جس نے مجھ کو اپنا مالک جانا) وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ منکر ہے یعنی دوزخ میں جائے گا۔

شاعر دیکھ جس کی طرف تو نے خوف نار کی نسبت کی ہے ان کی یہ شان ہے کہ ان کی غلامی میں جنت اور نافرمانی میں دوزخ ملتی ہے۔

چودہویں حدیث:

ترمذی شریف میں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیائے کرام کا پیشوا اور خطیب ہوں گا اور میں ہی شفاعت کا مالک ہوں اس اظہار سے فخر مقصود نہیں۔

فائدہ:

کل امت کا ایمان ہے کہ حضور دنیا و آخرت میں سب کے پیشوا ہیں۔ سردار دو عالم ہیں اپنے لئے پھر حضور کا میدان قیامت کی تخصیص کرنا۔ خالی از حکمت نیست جیسا کہ رب

العزت نے فرمایا ہے: مالک یوم الدین (سورہ فاتحہ، آیت: ۳) وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ (سورہ انفطار، آیت: ۱۹) دنیاوآخرت سارے عالم کا اللہ ہی مالک اوراسی کا حکم ہے اس دن کی تخصیص اس وجہ سے کی ہے کہ ایسا بڑا دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے اوراولین وآخرین کا اجتماع اس میں ہوگا۔اسی طرح حضور نے فرمایا کہ میں ایسے بڑے دن سب کا پیشواوخطیب ہوں گا الحمد للہ والمنۃ. جس نے اپنے محبوب کو دنیا وآخرت کا پیشوابنایا۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

والحمد للہ رب العالمین.

فصل سوم ـــــ اقوال علمائے راسخین

مع قصیدہ غوثیہ

حضرت شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ شریف میں فرماتے ہیں دراں روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ علیہ وسلم نائب مالک یوم الدین است روز روز اوست حکم حکم اوست بحکم رب العالمین

حشر کے دن عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوگی۔اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ یہ ہی مالک یوم الدین کے نائب ہیں میدان قیامت کا دن انہیں کا ہے یعنی ان کی ہی عظمت کوظاہر کرنے کے لئے قائم کیا ہے اوراس دن ان کا ہی حکم بحکم رب العالمین نافذ ہوگا۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هو الحبیبُ الذی ترُجی شفاعَتہُ لِکُلِّ ھولٍ مِن الاحوالِ مُقتحِمِ

اللہ تعالیٰ کے محبوب کی شفاعت کی امید ہر پریشانی کے وقت میں کی جاتی ہے۔یعنی محبوب خدا مشکلات ومصائب کو دفع کرنے والے ہیں۔

فَانَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنیا وَضرَّتَھا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوحِ وَ الْقَلَمِ

یا رسول اللہ! دنیا وآخرت میں آپ کی بخشش جاری لوح محفوظ جس میں علم ما کان ما یکون ہے آپ کے علوم پاک کا ایک ٹکڑا ہے اس سے کہیں زیادہ رب العزت نے آپ کو علوم عطا فرمائے ہیں۔

دنیا وآخرت میں ہمارے ہی آقا کی دھوم ہے۔خود آقا فرماتے ہیں: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعْطِیُ (متفق علیہ) اللہ رب العزت عطا فرماتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔

فقیر غفرلہ القدیر کے استاذ محترم فقیہ معظم وحید العصر جامع معقول ومنقول واقف اسرار مفتی ہند محدث اعظم امام المناظرین الحاج شاہ محمد اجمل صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ولی کامل غوث الزماں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر پر کیا خوب تضمین کی ہے وہ شعر مع تضمین یہ ہے۔

حق تعالیٰ نے انہیں مختار اپنا کرلیا
اپنی ہر نعمت کو ان کی تحت قدرت کردیا
پھر خداوندی خزانہ کا انہیں قاسم کیا
لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

حضرت انس خادم رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے یہاں کچھ مہمان آئے حضرت انس

نے دستر خوان کو دیکھا اس میں کچھ دھبے میل کے معلوم ہوئے خادم کو حکم فرمایا کہ اس کو آگ کے تنور میں ڈال دو خادمہ نے حکم پاتے ہی فوراً تنور کے اندر ڈال دیا سب مہمان اس واقعہ کو دیکھ کر حیران ہیں اور انہوں نے اپنے اپنے دل میں سوچا کہ آگ کا کام تو جلانے کا ہے نہ کہ کپڑے صاف کرنے کا نیز جب کہ تنور میں سے دھواں بھی نہ نکلا تو اور زیادہ حیران ہیں تھوڑی دیر کے بعد حضرت انس نے کپڑے کے دستر خوان کو نکالا تو وہ نہایت ہی صاف وشفاف تھا۔

یہ معلوم ہوتا تھا کہ اعلیٰ درجہ کا دھل کر آیا ہے اب مہمانوں کے حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی اور انہوں نے عرض کیا کہ اے انس کیا بات ہے کہ آگ نے اس کو جلایا نہیں بلکہ صاف وشفاف کر دیا گویا آگ نے پانی کا کام کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عزیز مہمانو! اس کے نہ جلنے کا سبب یہ ہے کہ ایک بار میرے مولیٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک و دہن مبارک اس سے پونچھا تھا اس لئے اس کپڑے کو آگ نے نہیں جلایا اور جب بھی یہ کپڑا میلا ہو جاتا ہے اسی طرح آگ میں ڈال کر صاف کر لیتے ہیں جو کچھ میل ہوتا ہے سب صاف ہو جاتا ہے حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کر کے کیا خوب نتیجہ نکالا ہے۔

مثنوی

اے دل ترسندہ از نار و عذاب
باچناں دست و لبے کن اقتراب
چوں جمادے را چناں تشریف داد
جان عاشق را چہا خواہی کشاد

اے وہ دل جس کو دوزخ وعذاب کا ڈر ہے ان پیارے ہاتھوں اور مقدس ہونٹوں سے نزدیکی حاصل کیوں نہیں کرتا۔ کہ جب بے جان چیز کو ایسی بزرگی عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے تو جوان کے عاشق صادق غلام بارگاہ ہیں ان پر کیوں نہ آتش جہنم حرام ہو انشاء اللہ ضرور ہوگی۔ (مفہوم)

فائدہ:

جس کپڑے سے حضور نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک صاف کیئے اس میں ایسی بزرگی آگئی کہ آگ نے اس کو نہیں جلایا بلکہ آگ نے پانی کا کام کیا تو جس قلب میں آقا کی محبت ہوگی اس کو دوزخ جلادے انشاء اللہ ہرگز نہیں بلکہ ایسے عاشق کو دیکھ کر ٹھنڈی ہو جائے گی۔اس روایت پر شاعر غور کرے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے فضائل کا اظہار از راہ تشکر فرماتے ہیں:

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ نَارٍ لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِىْ

اگر میں اپنے بھید کو دوزخ میں ڈال دوں تو البتہ دوزخ سرد ہو جائے

اعلیٰ حضرت اس کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

پرتو راز افگنم گر بر اثیر

سرد و خامش گردد از رازم سعیر

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ مَيْتٍ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالِىْ

اگر اپنا پرتو اوپر مردے کے ڈال دوں تو البتہ مولیٰ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

راز خود گر بر مردۂ بر افگنم

زند بر خیزد باذن ذو الکرام

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفِ اللّٰہُ رَبِّیْ عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید خوف مت کر اللہ میرا رب ہے جس نے مجھ کو بہت بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

رب من حق بندہ از ترس منال
رفتم آمد رسیدم تا منال

الحاصل:

ارشادات ربانی وارشادات محبوب ربانی واقوال علمائے کرام سے روز روشن سے زیادہ ظاہر ہو گیا کہ عمر کے قول کو حق جاننے سے صدہا آیات واحادیث کا انکار لازم آتا ہے اور یہ کفر ہے لہٰذا عمر پر توبہ فرض، تجدید نکاح ضروری ہے جس دن کے لئے عمر نے آقا ومولیٰ بے کسوں کے ماویٰ وملجا، دلوں کے چین حضور پرنور شافع یوم النشور عفو غفور جواد کریم رؤوف رحیم لامکان کے مکیں محبوب رب العالمین رحمۃ للعلمین سید المرسلین خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طرف خوف نار کی (معاذ اللہ) نسبت کی ہے اس دن تو آقا کا وہ اعزاز ہوگا جس کا ذکر ہوا بلکہ اس سے کہیں زیادہ بلکہ حشر ان کی عظمت وشان محبوبیت کے ظاہر کرنے کے لئے قائم کیا جائے گا جیسا کہ آیات واحادیث سے معلوم ہوا نیز ذکر معراج میں اس کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے فقیر نے ایک رسالہ کی طرح بعنوان مکین لامکاں محبوب رب العالمین کی آمد کی عالم میں دھوم دھام ڈالی ہے انشاء اللہ

بفضل اللہ ورسولہ عنقریب عالم معنوی سے عالم صوری میں آجائے گا۔

عمر آیات واحادیث کو ذرا غور سے دیکھے اگر اس کے اندر نور ایمانی جلوہ فگن ہے تو اس سے رنگ برنگ کے پھولوں کی خوشبو دماغ میں آئے گی اور باغ باغ ہو جائے گا اور اگر نور ایمانی اس کے اندر نہیں ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ پتھر پر بارش کے لاکھ قطرات پڑیں اس پر کوئی اثر نہیں۔

چوں کہ فقیر اس وقت بہت عدیم الفرصت ہے اس وجہ سے صرف اتنے ہی مضمون پر اکتفا کرتا ہے بلا مبالغہ بتائید خداوندی عرض کرتا ہے اگر عدیم الفرصتی نہ ہو تو اسی مضمون کو مجلدات سے پر کردوں۔ مومن صادق کی تسکین کے لئے بہت کافی بلکہ پھولا نہ سمائے گا اور منکر بد طینت کے لئے تو مجلدات بھی ناکافی ہاں اس کی توبیخ وتذلیل وتجہیل کرنے کے لئے برق غضب وژالہ باری کم اثر نہیں رکھے گا۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

کتبہ بذیل المصطفی علیہ ﷺ

عبدہ المذنب **محمد اشفاق حسین** المرادآبادی غفرلہ المنان

خادم دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور، راجستھان۔ ۴/ جمادی الآخر ۱۳۶۹ھ

CHOWDHRY MATIRIAL HOUSE
B/203 Welcome Kabooter Market Delhi-53
Mob: 9910065061